صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز ہفتہ مورخہ 26 جون 1999

(بمطابق 11 ربیع الاول 1420 ہجری)

جلد 16 شمارہ 9

سرکاری رپورٹ

مندرجات صفحہ نمبر

1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ 1
2۔ معزز اراکین کی رخصت 2
3۔ ضمنی بجٹ پر بحث 2

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 26 جون 1999 بمطابق 11 ربیع الاول 1420 ہجری صبح دس بجکر بارہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، ہدایت اللہ چمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ہ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ہ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لا لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ہ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ہ ع صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم ہ (سورۃ المومنون آیات 115 تا 118)

(ترجمہ) ہاں تو کیا تمہارا خیال تھا کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بلا مقصد پیدا کر دیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے۔ سو اللہ (بڑا) عالیشان ہے، بادشاہ حقیقی ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں، عرش بزرگ کا مالک اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو بھی پکارے حالانکہ اس کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے پروردگار کے ہاں ہوگا۔ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی اور آپ کہیئے کہ اے پروردگار میری مغفرت کر اور میرے اوپر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

معزز اراکین کی رخصت

جناب سپیکر۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، سردار محمد مشتاق خان، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے، جناب عاشق رضا سواتی، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے، جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے، جناب محمد شعیب خان، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے، محترم بیگم نسیم ولی خان صاحبہ، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے اور جناب خورشید اعظم خان، ایم پی اے، نے 26-6-1999 کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted to the Honourable Members?

(The motion was carried.)

Mr . Speaker: Leave is granted . Honourable Haji Muhammad Adeel , Deputy Speaker , to please initiate discussion on Supplementary Budget, 1998-99. Haji Muhammad Adeel Khan.

ضمنی بجٹ پر بحث

حاجی محمد عدیل۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! پتہ نہیں ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ پر تو کون وزیر خزانہ کا کردار ادا کرے گا چونکہ وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں، لاء منسٹر بھی نہیں ہیں اور پیر محمد صاحب بیچارے تو لکھتے رہتے ہیں، بولتے کچھ نہیں ہیں، "کوارٹر چیف منسٹر" بھی غیر حاضر ہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ جب Acting Speaker تھے تو Acting Governor نے آپ کو ایک دفعہ کچھ Message دیا تھا پیر محمد خان کے بارے میں لیکن آپ نے اس پر کچھ عمل بھی نہیں کیا۔ (قہقہہ)

حاجی محمد عدیل۔ جناب سپیکر! مجھے بعد میں پتہ چلا کہ جس وقت Acting Governor وہ Message دے رہے تھے، پیر محمد خان صاحب ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ (قہقہہ) جناب سپیکر! سپلیمنٹری بجٹ کو عام طور پر اہمیت نہیں دی جاتی اور آج ہاؤس میں جو نفری ہے، اس سے بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ -------

جناب بشیر احمد بلور۔ جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ Sorry جی، انہوں نے

"نفری" کہا ہے۔ ہم اس ہاؤس کے آنریبل ممبرز ہیں -----

حاجی محمد عدیل: میں نے "نفری" تعداد کے حوالے سے کہا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: "نفری" کا لفظ کہا ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم Honourable Members of this House ہیں -------

حاجی محمد عدیل: آپ ذرا فیروز اللغات پڑھیں، تعداد کیلئے نفری کہا جاتا ہے -------

جناب بشیر احمد بلور: وہ تعداد نہیں ہے، تعداد کیلئے عام لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ہر لفظ کے استعمال کی ایک جگہ ہوتی ہے، ہم آنریبل ممبرز ہیں۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! تعداد کم ہے، چلیں اگر "نفری" پر خفا ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں پریس کے ساتھیوں سے بھی آپ کی وساطت سے درخواست کرونگا کہ جب ہم اس ایوان میں کوئی شعر کہتے ہیں، کوئی لطیفہ سناتے ہیں تو دوسرے دن وہ اخبار میں آجاتا ہے، ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے، Thank you, لیکن جب ہم کچھ فگرز دیتے ہیں، اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں تو وہ اخباروں میں نہیں چھپتے۔ میں کوشش کرونگا کہ جب میں فگرز کہوں تو آہستگی سے کہوں کیونکہ سپلیمنٹری بجٹ حکومت کی سال بھر کی کارکردگی کا مظہر ہوتا ہے۔ Annual Budget تو پیش ہوتا ہے کہ اگلے سال کیلئے ہم یہ کریں گے، یہ ہمارا پروگرام ہے، اتنے اخراجات ہیں، اتنی آمدن ہے، اتنا بڑا ڈیویلپمنٹ کا پروگرام ہے، اتنے قرضے لیں گے، اتنے قرضے دیں گے لیکن اگر پچھلے سال یا سال رواں کے بجٹ کو یعنی Annual Budget اور ضمنی بجٹ، دونوں کو اکٹھا Compare کیا جائے تو یہ پتہ چل سکتا ہے کہ حکومت نے رواں سال میں کتنے اخراجات کئے ہیں، کن کن مدوں میں کئے ہیں، اپنے ڈیویلپمنٹ پروگرام وہ کہاں تک Achieve کر سکے اور کہاں تک انہوں نے نئے اخراجات کئے ہیں؛ تو حکومت کی تمام کارروائیوں کو دیکھنے اور سمجھنے کیلئے ضمنی بجٹ بڑا اہم ہے۔ جناب سپیکر! مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ماضی میں ضمنی بجٹ پر جب بھی تقریریں ہوئی ہیں، سوائے پچھلے سال کے، بڑی مختصر تقریریں ہوتی ہیں، مختصر انداز سے ضمنی بجٹ کو لیا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر یہ ٹیکنیکل حکمت عملی ہے کہ ضمنی بجٹ میں جو وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ کی جو تقریر ہوتی ہے، وہ چند صفحوں یعنی دو چار صفحوں پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری مجبوری ہے، ٹیکنیکل گراونڈز پر ہم یہ سپلیمنٹری بجٹ پیش کر رہے ہیں اور اس پر بھی ایک قسم کا پردہ ہے اپنی تمام

Activities پر ڈالا جاتا ہے۔ جناب سپیکر! آپ کی ایک رولنگ کا میں حوالہ دینا چاہتا ہوں جو میرے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر 29-06-1998 کو آپ نے دی تھی۔ میں نے یہ استدعا کی تھی کہ آرٹیکل 124 کے تحت آیا یہ Document جیسے ہم سپلیمنٹری بجٹ کہتے ہیں، صرف سپلینمٹری بجٹ ہے یا Excess expenditure Budget بھی ہے؟ آپ نے تفصیلی رولنگ دی ہے اور آپ نے کہا تھا کہ ضروری نہیں ہے کہ اس پر ضمنی بجٹ کے علاوہ Excess Budget Statement بھی لکھا جائے۔ ہمیں آپ کی رولنگ کا احترام ہے جناب سپیکر، لیکن میں ایک بات پوچھتا ہوں آپ کی وساطت سے حکومت سے کہ یہ Supplementary Budget Statement for 1998-99 تو ہے لیکن Excess Budget Statement for 1997-98 کہاں ہے؟ کیا حکومت پچھلے سال کی Excess Budget Statement table نہیں کرے گی؟ اور جناب سپیکر، اس مشکل کا احساس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی ہوتا ہے کہ حکومت Excess Budget Statement جو Under Article 124 آپ کو Table کرنا چاہیئے، اس کا وہی پروسیجر ہے جو کہ بجٹ اور سپلیمنٹری بجٹ کا ہے۔ جب آپ Excess Budget Statement table نہیں کرتے اور آج تک کسی حکومت نے بھی نہیں کیا ہے تو نتیجہ یہ ہے کہ جتنا بھی Excess خرچہ ہوتا ہے بجٹ سے اور سپلیمنٹری بجٹ سے، وہ غیر آئینی اور غیر قانونی ہوتا ہے اور وہ Ultra virus to the Constitution ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! یہ سپلیمنٹری بجٹ بھی Estimated ہے۔ اس کا جو Revised آتا ہے، وہ بھی Estimated آتا ہے کیونکہ یہ 15 تاریخ کو پیش ہوا اور 30 جون تک مزید پندرہ دن حکومت کے پاس ہوتے ہیں۔ کل کے بعض اخبارات میں بھی آیا تھا کہ میں نے 31 جون کہا، جبکہ بعض اخبارات میں صحیح آیا ہے کہ وہ میں نے نہیں کہا تھا بلکہ وہ میرے دوست احمد حسن صاحب نے کہا تھا۔ تو جناب سپیکر! -------

جناب احمد حسن خان: دا زمونږ گناه ده جناب سپیکر، چه نه بی بی د ده تقریر اوریدو له راغلے ده او نه آفتاب خان او زه بیا هم راغلے یم او ناست یم۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! جب کوئی Speech کر رہا ہوتا ہے تو Member should be looking towards you, talking to you. Haji Sahib is looking towards the 'Press' all the time, I don't know, why?

Haji Muhammad Adeel: Because I am a speaker, an honourable eaker.

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، سپیکر صاحب! که پریس والا د حاجی عدیا فوټو او تقریر رانه وستو نو زه به هغوی له ډوډئ اوکړم۔ (قہقہے)

میاں افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! دا وزیران، چه بل څوک تقریر کو نو هډو چا ته گوری نه، خو په حاجی صاحب مئین دی، هر وخت دوئ ، گوری چه دوئ چرته گوری؟ دا ښه ده چه د دوئ خیال ورسره شته۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر صاحب! آپ کی رولنگ ہے کہ کسی تقریر میں کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا' اگر آپ نے اپنی رولنگ واپس لے لی ہے تو مجھے بڑ خوشی ہو گی۔

ارباب محمد ایوب جان، جناب سپیکر صاحب! منسټران صاحبانو دا bjection اوکړو چه حاجی صاحب پریس ته گوری نو زه د دوئ نه دا تپوس کووم چ آیا دا پریس چه دے نو دا څلورم ستون د جمهوریت دے که نه دے؟ خامخا مونږه ورته گورو۔ هغه هم زمونږه ورونړه دی جی۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا کہ 15 تاریخ کو یہ udget Statement آیا ہے' Revised/Supplementary ان پندرہ دنوں کے اندر ا حکومت کو وہ وسائل حاصل نہ ہوں جن کی توقع ہے' وہ Receipts نہ ہوں جو یہ سو رہے ہیں کہ شاید ان پندرہ دنوں میں ہمیں ملیں گی اور ان کے اخراجات مختلف مدو ں زیادہ ہو جائیں تو پھر کیا صورتحال بنے گی؟ اس کیلئے آئین میں ان کیلئے یہ گنجائش د گئی ہے کہ فوراً وہ Excess Budget Statement دیں۔ اگر یہ ایسا نہیں کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! کچھ سال پہلے' یاد ہے کہ یہ روایت ہوتی تھی کہ سپلیمنٹری بجٹ مئی کے مہینے میں پیش کیا جاتا تھا ا اس پر کافی بحث ہوتی تھی اور حکومت جو Revised Statement دینا چاہتی تھ Expenditures کی یا Income کی تو وہ تیار ہوتی تھی۔ اب ہمارے ہاں یہ پرابلم ہے کہ ہمارا قومی بجٹ دس یا بارہ یا تیرہ تاریخ کو پیش ہوتا ہے اور مجبوراً پراو گورنمنٹ کو Annual Budget اور Supplementary Budget دونوں ایک ہی د پیش کرنے پڑتے ہیں اور پھر اس کے بعد کٹ موشنز بلڈوز ہو جاتی ہیں کیونکہ دن

ہوتے ہیں، پندرہ دن کے اندر اندر سارا پروگرام بنانا پڑتا ہے اور 30 جون سے پہلے بجٹ پاس کرنا ہوتا ہے۔ سپلیمنٹری بجٹ کو صرف دو دن ملتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روایت کو بدلنا چاہئے۔ میری آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ ہماری وفاقی حکومت کو چاہئے کہ پہلے کی طرح قومی بجٹ مئی کے مہینے میں پیش کرے اور آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ہندوستان میں بجٹ اپریل کے مہینے میں پیش ہوتا ہے اور برطانیہ میں فروری اور مارچ کے مہینے میں Annual Budget پیش ہوتا ہے، اسلئے کہ انہیں کافی وقت ملتا ہے، اس پر Debates ہوتی ہیں اور حکومت تجاویز پر عمل بھی کر سکتی ہے۔ اب تو یوں ہوتا ہے جناب سپیکر، کہ ایک دن جناب وزیر خزانہ فنانس بل پیش کرتے ہیں اور تین دن کے بعد اس میں پچاس Amendments پیش کر دیتے ہیں۔ اب ان Amendments پر بھی اصولاً بحث ہونی چاہئے۔ اب قومی اسمبلی میں آپ نے دیکھا ہے کہ اسحٰق ڈار صاحب، وزیر خزانہ نے جو فنانس بل پیش کیا ہے، دو دن ہوئے ہیں اور Closing speech میں انہوں نے کافی ترامیم پیش کر دی ہیں۔ اس کے بعد آج بھی میں نے ان کا بیان پڑھا ہے کہ وہ کچھ اور بھی ترامیم کر رہے ہیں۔ تو یہ ایک ایسی روایت ہے جو اچھی نہیں ہے۔ ہمیں پرانی روایت پر چلنا چاہئے۔ جناب سپیکر! کاش وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہوتے، کیونکہ انہوں نے اپنی Annual Budget کی تقریر میں ایک شعر پڑھا تھا، جو علامہ اقبال کا تھا کہ

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں۔ زہر۔ ہلاہل ۔ کو ۔ کبھی ۔۔ کہہ ۔ نہ۔ سکا۔ قند

جناب سپیکر! ان سے ان کے اپنے کیوں ناخوش ہیں؟ بڑے بھی خفا ہیں، چھوٹے بھی خفا ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے اور ہم جو غیر اور بیگانے ہیں، وہ اسلئے خفا ہیں کہ جیسے احمد حسن خان نے کہا تھا کہ کوئی Summary ہمارے حلقوں کے حوالے سے جب ان کے دفتر میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر سالوں بعد نکلتی ہے لیکن اقبال نے اس شعر سے پہلے ایک شعر کہا تھا اور وہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے حسب حال ہے۔

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ آبلۂ مسجد ہوں (پیر محمد کی طرح)

اور نہ تہذیب کا فرزند (اسفندیار امیر زیب کی طرح) یہ "شعر بیر" تھا۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی ضمنی بجٹ تقریر میں کہا کہ ہمارا Estimated

Revenue Receipts جو ہیں، وہ تقریباً 33004 ملین ہیں اور اس کے ساتھ ہی جو Estimated Annual Budget میں اخراجات تھے جناب سپیکر، وہ بھی اتنے ہی تھے۔ یہ وائٹ پیپر کے صفحہ ایک اور صفحہ دو پر ہیں۔ اب انہوں نے Revised expenditures اور receipts جو دی ہیں، وہ وہ نہیں ہیں، وہ اب پہلے سے کم ہیں، اب 31,726.294 ملین ہیں ۔ Revised receipts بھی اتنی ہی ہیں اور Revised expenditures بھی اتنے ہی ہیں۔ پھر جناب، ان کی اپنی تقریر میں ایک ذکر ہے کہ ہم نے جو Income show کی ہے Net hydel profits سے، وہ 10466 ملین ہے لیکن ہمیں متوقع وصولی چھ ہزار ملین کی ہے، "متوقع وصولی" ۔ جناب سپیکر! اب اس جانب سے ہمیں کوئی بتائے کہ آپ کی "متوقع وصولی" چھ ہزار ملین سے کم بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ مفروضہ درست ہے کہ شاید آپ کو 30 جون تک چھ ہزار ملین مل جائیں گے تو اس صورت میں 2726 ملین ٹوٹل Receipts آپ کی ہوں گی اور اس طرح 4466 ملین کم ہو جائے گا صرف اس ایک مد میں اور آپ کی جو ٹوٹل انکم ہوگی، Receipts ہوں گی، یہ 27260 ساٹھ ملین ہوگی، تقریباً ستائیس ارب، چھبیس کروڑ، اور یہ آپ کے وائٹ پیپر سے واضح ہے بلکہ لکھا ہوا ہے کہ 4466 ملین متوقع ہیں کہ شاید ہمیں مل جائیں اور نیچے نوٹ میں ہے کہ یہ ہم اسلئے رکھتے ہیں کہ یہ ہمارا Claim رہے۔ جناب سپیکر! جب آپ کی متوقع Receipts ستائیس ہزار، دو سو ساٹھ ملین ہیں تو آپ کے اخراجات جو متوقع ہیں، وہ اکتیس ہزار، سات سو چھبیس ملین کیسے ہو سکتے ہیں؟ اب میں یہ کہوں کہ وائٹ پیپر کا صفحہ 2 ہمیں دھوکا دینے کیلئے بنایا گیا ہے۔ آپ خود ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ہماری آمدن کم ہوگی۔ جب آپ کی آمدن کم ہوگی تو آپ اپنے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے جو کہ چار ہزار، چار سو چھیاسٹھ ملین کم ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ہمیں جواب چاہئے، اگر یہ جواب نہ دیں تو یہ Financial dishonesty ہوگی۔ آپ نے خود اپنی ضمنی بجٹ کی تقریر میں یہ ایڈمٹ کیا ہے کہ قابل تقسیم ٹیکس کی جو رقوم ہیں، Divisible pool سے ہمیں 1227.7 ملین کم ملے ہیں۔ یہ بھی اعتراف ہے کہ Net profit آپ کو کم ملے ہیں۔ آپ کو Divisible pool سے 1277.7 ملین کم پیسے ملے ہیں تو انہوں نے کہا کہ حکومت نے یہ کوشش کی ہے کہ چونکہ یہ کمی ہوئی ہے، اسلئے غیر ترقیاتی اخراجات میں ہم کمی کریں گے مگر جناب سپیکر، حقیقت کیا ہے؟ حکومت کا یہ Claim کہ ہم نے غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی کوشش کی ہے، کمی کی ہے تو جناب سپیکر، پھر میں وائٹ

پیپر کی طرف آتا ہوں اور Current Revenue Expenditure میں آپ دیکھیں گے کہ Tax collecting Department جو Budgetary estimates میں 119.508 ملین خرچہ تھا، اسے بڑھا کر 128.652 کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! سول ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا جو خرچہ تھا، وہ 2952.155 ملین تھا لیکن اسے زیادہ کر دیا گیا یعنی 2963.354 کر دیا گیا۔ جناب! ان دونوں مدوں میں اخراجات میں اضافہ کیا گیا ہے جبکہ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہمارا ڈسپلن تھا، ہم نے اخراجات میں کمی کی ہے۔ ہاں جناب سپیکر، ایک مد میں کمی کی ہے۔ جناب سپیکر! مسلم لیگ کا انتخابی منشور جو 1947 کا تھا، اس میں یہ درج تھا کہ سوشل ایکشن پروگرام پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور اس میں اضافہ اور تیزی پیدا کرنے کی اصلاحات کی جائیں گی۔ یہ مسلم لیگ کا قوم سے وعدہ تھا۔ جناب سپیکر! انشاء اللہ کہنے والے سنیں کہ آپ کا عمل یہ ہے کہ آپ نے کمی کی ہے تو سوشل سروسز ڈیپارٹمنٹ میں کی ہے، سوشل اکانومک سروس ڈیپارٹمنٹ میں کی ہے۔ سوشل سروسز ڈیپارٹمنٹ کا 15511.034 ملین بجٹ میں تھا لیکن آپ نے جو خرچ کیا ہے 15011.034 یعنی تقریباً پانچ سو ملین کے قریب اس میں کمی کی ہے۔ اکنامک سروس ڈیپارٹمنٹ میں بھی جو 3660.309 ملین متوقع تھا کہ خرچ کیا جائے گا، آپ نے 3658.134 خرچ کیا۔ جناب! افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ اخراجات میں سوشل سیکٹر کو Ignore کرتے ہیں اور آپ کے جو غیر ضروری ڈیپارٹمنٹ اور محکموں پر اخراجات ہیں، ان میں آپ نے اضافہ کر دیا ہے اور یہاں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم کم کریں گے۔ آپ نے تو اپنے منشور کی بھی خلاف ورزی کی ہے جو آپ کا انتخابی منشور تھا۔ جناب سپیکر! کٹ موشنز پر جب بات ہوگی تو میں تفصیل سے بات کروں گا لیکن تعلیم کے حوالے سے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ برن ہال سے پڑھے ہیں اور ہم لوگ گورنمنٹ پرائمری اور ہائی سکولوں سے پڑھے ہیں، ہم چٹائی سے پڑھ کر آئے ہیں، ہم نے نلکے کا پانی پیا ہے اور ان کو دودھ کی بوتلیں ملی ہیں ------

جناب احمد حسن خان: "سے پڑھ کر" نہیں ہے بلکہ "پر پڑھ کر"، چٹائی سے پڑھنا ناممکن ہے۔

حاجی محمد عدیل: شکریہ۔ جناب سپیکر! اب جناب وزیر صاحب برن ہال سے پڑھ کر آئے ہیں اور اس پورے ہال کو جلاتے ہیں ------

جناب سپیکر: ڈسک تو کم از کم بجایا کریں جب حاجی صاحب اتنا زبردست جملہ نکال لیتے

ہیں، کمال ہے جی۔ (قہقہے)

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): حاجی صاحب تیاری کر کے نہیں آئے ہیں۔ یہ برن ہال کا ہمارے سپلیمنٹری بجٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے جی؟ (قہقہہ)

حاجی محمد عدیل: میں نے تو یہ نہیں کہا بلکہ آپ کے وزیر کا تو تعلق ہے۔ مجھے یہ خود اپنا سکول دکھانے لے گئے تھے۔ جناب سپیکر! مصیبت یہ ہے کہ بعض چیزیں یوسف ایوب کے سر سے بھی گزر جاتی ہیں، وہ "اپچی سونین" ہیں۔ ان کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ ہم کیا کہتے ہیں؛ جناب سپیکر! اب میں صرف ایک حوالہ دیتا ہوں آپ کے سپلیمنٹری بجٹ کی سٹیٹمنٹ کا، صفحہ نمبر 7 ہے۔ کٹ موشن میں بعد میں یہ بات آئے گی لیکن میں مثال دینا چاہتا ہوں کہ اس میں کتنی کمی کی گئی ہے؛ Original جو پیسے رکھے گئے تھے وہ 412 ملین تھے۔ بعد میں یہ کہا گیا کہ ہمیں 349.960 ملین باہر سے آمدن آئی ہے، اس کو ہم Reimburse کریں گے۔ جناب! اگر یہ رقم آپ نے Reimburse کرنی تھی تو ان دونوں رقموں کو جمع کر دینا چاہئے تھا تاکہ رقم تقریباً 800 ملین کے قریب چلی جاتی، 800 ملین سے بھی زیادہ ہو جاتی لیکن ہوا یہ کہ جو Reimbursement والی 349.960 کی جو رقم ہے، اس میں 412 ملین کی بجائے صرف 150 ملین شامل کئے گئے ہیں، اپنی طرف سے Reimbursement کو چھوڑ کر تو نتیجتاً اپنی جانب سے ہم نے ایجوکیشن پر کم خرچ کیا اور میں اس کی مثالیں بھی آگے چل کر دوں گا۔ جناب وزیر خزانہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ سٹیٹ بینک سے ہم نے ایک پیسہ بھی Over-draft نہیں لیا، یہ ان کی تقریر میں لکھا ہے۔ جناب سپیکر! میں ایک بات پوچھتا ہوں جو بڑی Simple سی بات ہے حبیب اللہ کنڈی کم از کم اتنا سمجھتے ہیں، آپ حساب کتاب کو سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے Overdraft نہیں لیا، آپ نے کفایت شعاری کی، اپنے اخراجات پر کنٹرول کیا تو جناب سپیکر، آپ نے پھر Debt servicing میں پچھلے سال سے زیادہ پیسے کیوں دیئے ہیں؛ آپ تو کہتے ہیں کہ خزانے پر بڑا قرضہ تھا جو ہم نے واپس کیا اور اب ہمارے پیچھے کوئی Overdraft نہیں ہے۔ حبیب اللہ کنڈی صاحب اس کا جواب بے شک دے دیں کہ پچھلے سال 6467.3 ملین Debt servicing پر خرچ ہوا ہے اور اس سال 6692.806 ملین ہے۔ جناب! یہ پچھلے سال سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ یہ ان کی کفایت شعاری ہے؟ یہ آپ کو سٹیٹ بینک نے سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ جناب سپیکر! پھر اگلے سال کے Budgetary statement میں دیکھیں تو اس میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔ اب 6692 ملین کی جگہ اگلے

سال انہوں نے جو Propose کیا ہے، وہ 7476 ملین ہے۔ اگر کفایت شعاری کا یہ معیار ہے کہ ہر سال آپ سود زیادہ دیتے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دوسری مدوں میں جو اس بجٹ کے Document میں شامل نہیں ہیں، اس ایوان سے چھُپائی گئی ہیں، زیادہ قرضہ لیا ہے جس پر آپ سود دے رہے ہیں۔ جناب! ایک اور بات کہ وائٹ پیپر میں غلطی ہے اورہمیں کوئی بتا دے کہ ایک وائٹ پیپر میں ایک جگہ پر ایک Figure ہے اور اس حوالے سے دوسری جگہ پر دوسری Figure دی گئی ہے، 'Debt servicing' میں Page 2 پر کہا گیا ہے کہ اس سال 6692.806 ملین ہم دیں گے اور اسی وائٹ پیپر کے صفحہ 81 پر جناب، 1998-99 کی اس مد میں جو رقم بتائی گئی ہے، وہ 6771 ملین ہے۔ اب مجھے پھر بتائیں کہ آپ جو وائٹ پیپر ہمیں دے رہے ہیں تو ایک جگہ ایک رقم آپ بتا رہے ہیں اور دوسری جگہ چارٹ میں دوسری رقم ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ وزیر خزانہ صاحب کے ساتھ کوئی اور قابل وزیر نہیں ہیں جو ان کی مدد کر سکیں، ورنہ یہ غلطی ان Documents میں ہونی نہیں چاہئے تھی۔ اب کٹ موشن پر میں آپ کو بتاؤں گا کہ Amounts کی غلطی ہے ------

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): سر! آپ نے ایک سپیکر کیلئے کتنا ٹائم مقرر کیا ہے؟ I just want to know.

حاجی محمد عدیل: آپ کو پتہ نہیں ہے کہ میں اپنی قائد ------

جناب سپیکر: آج وہ بیگم نسیم ولی خان کی طرف سے تقریر کر رہے ہیں، Leader of Oppostion, today he is ---------

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! وہ تو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں جی۔ ڈپٹی سپیکر اور لیڈر آف دی اپوزیشن میں فرق ہوتا ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب کے نصیب میں "ایکٹنگ" زیادہ لکھی ہوئی ہے۔ Today he is acting as Leader of the Opposition.

وزیر بلدیات: اچھا، He is acting like one. پھر ٹھیک ہے جی، پھر بے شک تقریر کریں------

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! یوسف ایوب صاحب یہ بات نوٹ کر لیں کہ اس بجٹ کو مسترد کرنے کے حوالے سے ہم ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں اور ہم بعد

میں Rule suspension کیلئے Request کریں گے۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں مشکور ہوں اپنی --------

جناب پیر محمد خان (وزیر مال و محصولات)، سپیکر صاحب! د حاجی عدیل دے نوم سره چرته "ایکٹنگ عدیل" لفظ شریک نه شی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! جب وزیر خزانہ جوابی تقریر کریں گے تو میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہر پانچ منٹ کے بعد اٹھوں گا کہ If they are not courteous, then I will not be courteous.

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر تو کسی نے Raise نہیں کیا ہے، یہ میں آپ کو بتاؤں This is a point of 'Dil Lagi' with you. (قہقہہ) (تالیاں)

Haji Muhammad Adeel: Thank you. So let me have the 'Dil Lagi' with the Chief Minister then.

جناب فرید خان طوفان، سپیکر صاحب! ستا د خُلے خوږے خبرے ډیرے ښے لگی۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! ---------

جناب سپیکر، دا خوږے ستا هضمیدے نه چرے۔ (قہقہہ)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! آج آپ بہت میٹھی باتیں کر رہے ہیں تو آپ پھر ایک رولنگ بھی دیں کہ اگر بجٹ ڈاکومنٹس میں غلطیاں ہوں، تو وہ ڈاکومنٹس کیسے ہوں گے؟ یہ آپ -------

جناب سپیکر، پہلے تو آپ اپنی تقریر مکمل کریں جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں اپنی قائد اور لیڈر آف دی اپوزیشن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں ان کی طرف سے سپلیمنٹری بجٹ پر بحث کی ابتداء کروں۔ میری خوش قسمتی یہ ہے کہ جب آپ نہیں ہوتے ہیں تو یہ کرسی مکمل طور پر میرے اختیار میں ہوتی ہے اور جب میری قائد نہیں ہوتیں تو تب میں قائد کا کردار ادا کرتا ہوں۔ چھ محکموں کے باوجود بھی یوسف ایوب صاحب کے پاس یہ اختیار کبھی بھی نہیں تھا کہ وہ وزیر اعلیٰ کی عدم موجودگی میں وزیر اعلیٰ بنیں۔ آج کل تو ایک محکمہ رہ گیا ہے بے چارہ، کم ہوتے جا رہے ہیں اور آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ میں عوامی

نیشنل پارٹی کا مرکزی سیکرٹری اطلاعات بھی ہوں اور تیسری مرتبہ منتخب ہوا ہوں -----

آوازیں: واہ واہ۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ مبارک ہو، مبارک ہو۔ (تالیاں)

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! Wheat subsidy کے معاملے میں -----

جناب سپیکر: آپ کے سیکرٹری اطلاعات بننے کی وجہ سے فرید طوفان Without portfolio رہ گئے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر بلدیات: فرید طوفان صاحب واک آوٹ کر گئے ہیں جی۔ حاجی صاحب کو آج لیڈر بنا دیا گیا ہے تو وہ As a protest walk out کر کے باہر چلے گئے ہیں۔

Arbab Muhammad Ayub Jan: Janab Speaker Sahib! I am on a point of 'Dil Joi'.

(قہقہے) ما دا خبره کوله، حاجی عدیل صاحب ونیل چه زه درے خله Elect شو مه جنرل سیکرټری، د هغوی دا مطلب وو چه یوسف ایوب خان د سبا د کلونو یو هار راوړی او دوئ ته دواچوی۔ مطلب نے داوو جی۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! جیسے یہ Elect ہوئے ہیں، کاش کہ ہمارے الیکشن بھی ویسے ہی ہوتے، تو ہم بھی آپس میں آدھے بانٹ لیتے۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! ان کے ہاں تو جنم دن سے الیکشن نہیں ہوئے ہیں۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر یا ڈکٹیٹر، پاکستان مسلم لیگ کی تاریخ میں آج تک کبھی الیکشن ہوئے ہیں جی؟ ویسے آپ اگر اس بات کو چھیڑنا چاہتے ہیں تو، جناب سپیکر، -----

جناب بشیر احمد بلور: وہ ویسے ہی آپ کو ڈسٹرب کر رہے ہیں، آپ اپنی بات کریں۔

حاجی محمد عدیل: نہیں، میں ڈسٹرب نہیں ہوتا ہوں۔ ان کو ڈسٹرب اتنا کیا گیا ہے، کل اتنا ڈسٹرب ہوئے ہیں کہ آج تک یہ سنبھل نہیں سکے ہیں، آدھے غائب ہیں۔

جناب سپیکر! Wheat subsidy کے سلسلے میں اس سال انہوں نے 2500 ملین روپے خرچہ Show کیا ہے کہ اتنا خرچ ہوا ہے۔ جناب سپیکر! پچھلے سال تو گندم کے بڑے سودے ہوئے ہیں اور سستے اور شاید نئے سودے بھی ہونے والے تھے اور یوسف ایوب صاحب اس وقت شاید یہاں کچھ عرصے کیلئے خوراک کے وزیر تھے۔ جناب سپیکر! اگر فرض کیجئے کہ آپ اس مد میں کمی کر رہے ہیں کیونکہ یہ بڑی مد ہے جو کہ اخراجات کی مد میں ہے تو اگلے سال اس میں گیارہ سو ملین کا اضافہ کیوں تجویز کیا گیا ہے؟ یعنی

اس سال 2500 ملین خرچ کیا جا رہا ہے اور اگلے سال 3600 ملین رکھا گیا ہے۔ اب ہمیں کوئی جواب دے کہ آخر غیرمعمولی وجوہات یہ متوقع کرتے ہیں کہ اس مد میں زیادہ خرچ ہوگا؟ چاہئے کہ Gradually اس مد میں خرچ کم ہوتا جائے۔ بہرحال جناب، ان کا بڑا دعویٰ ہے کہ ہم نے ٹیکس بڑے اچھے وصول کئے اور پتہ نہیں کتنے ہم نے ریکارڈ توڑے ہیں اور ڈاکومنٹس میں حشر یہ ہے کہ پچھلے سال آپ Tax receipts بھی پورے حاصل نہیں کر سکے ہیں البتہ Dividend میں آپ نے کچھ پیسے خیبر بینک سے زبردستی لئے ہیں اور بڑا اچھا کیا ہے۔ میں گزشتہ تین سالوں سے یہ کہہ رہا تھا کہ خیبر بینک کا خیبر بینک والوں نے بیڑا غرق کیا ہے۔ خیبر بینک تباہ ہو چکا ہے۔ میرے کہنے پر Proprietary audit team مقرر کی گئی۔ جناب وزیر اعلیٰ نے فرگوسن والوں کو بلایا سٹیٹ بینک کی Recommendation پر اور اگر اس کی رپورٹ اس ایوان میں ٹیبل کی جائے تو جناب سپیکر، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ خیبر بینک میں کتنے گھپلے ہوئے ہیں؟ اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں، کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک تبدیلی کی ہے اور ایک نیا افسر لائے ہیں لیکن ایک آدمی سے کام نہیں بنے گا جب تک خیبر بینک کے تمام سٹاف کو جو کرپشن اور Irregularities میں ملوث ہے، نہ ہٹایا جائے۔ آپ نے ابتداء کر دی ہے اور Initiate میں نے کیا ہے، میں مشکور ہوں لیکن اب بات یہ ہے کہ آپ اس کو جاری رکھیں تاکہ بینک آف خیبر واقعی ہمارے صوبے کا کامیاب بینک بنے، پبلک میں اس کے شیئرز جائیں۔ پچھلے سال بھی آپ نے کہا تھا کہ پبلک میں اس کے شیئرز جائیں گے۔ غلط انفارمیشن وزیر اعلیٰ کو دی گئی تھی۔ اس سے پہلے بجٹ کی تقریر میں بھی یہ کہا گیا تھا کہ ہم پبلک میں جائیں گے، نہ رواں سال میں گئے اور نہ ہی اس سے پہلے گئے ہیں لیکن آپ کوشش تو کر رہے ہیں۔ ہم نے خزانہ شوگر ملز کے سلسلے میں آپ کو سپورٹ کیا تھا، جس کی چھبیس کروڑ روپے کی Bid آئی تھی، ہماری کوششوں سے چالیس کروڑ، دس لاکھ میں وہ گئی تو ہم ہر اچھے کام کیلئے سپورٹ کرتے ہیں۔ بی بی نے پیہور کینال کے سلسلے میں آپ کی تعریف کی ہے لیکن آپ بینک آف خیبر کے معاملے کو جاری رکھیں ۔ Non-tax receipts میں جناب سپیکر، انہوں نے اضافہ Show کیا ہے، Tax receipts میں اضافہ نہیں ہوا لیکن Non-tax receipts میں یہ کہتے ہیں کہ اضافہ ہوا ہے۔ جناب سپیکر! صرف دو مدوں میں اضافہ ہوا ہے۔ یوسف ایوب صاحب وائٹ پیپر کا صفحہ پانچ نکالیں، جو آپ کے پاس نہیں

ہے کیونکہ آپ پڑھتے تو کچھ نہیں ہیں، بس چل رہے ہیں، اسفندیار پڑھ لے گا۔ جناب! Land Revenue اور Development Cess on Octroi and Others میں اضافہ ہوا ہے لیکن اب جبکہ آکٹرائے اور ضلع ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے تو میری انفارمیشن ہے کہ انہوں نے آمدن کا جو Estimate وفاق کو دیا تھا، وہ تقریباً چھیانوے کروڑ کے لگ بھگ تھا، جس میں بیس کروڑ آپ کے 'Cesses' تھے، پشاور ڈیویلپمنٹ کا Cess تھا، ٹوبیکو کا Cess تھا۔ اس طرح میرے خیال میں شوگر کا Cess تھا، ایجوکیشن کا Cess تھا اور وہ 16% یا 18% تھا۔ اب جناب سپیکر، جب یہ آکٹرائے اور ایکسپورٹ ٹیکس ختم ہوگیا، تو آپ کی جو آمدن، پچھلے سال یہ بات تھی کہ آپ کا ایسا ٹیکس تھا کہ جس میں آپ نے کچھ اضافہ حاصل کیا تھا، اب تو آپ کو وہ نہیں ملے گا اورتیس کروڑ کی آپ کی کمی آ جائے گی۔ ہمیں تو خطرہ ہے اورمیں نے یہ بات کی ہے اور اس کے جواب کے انتظارمیں ہیں، کہ آپ کو تو فیڈرل گورنمنٹ اب ضلع ٹیکس کے حوالے سے کچھ بھی نہیں دے رہی ہے۔ میں نے فیڈرل بجٹ کے ڈیمانڈز کے صفحے بھی بتائے ہیں لیکن ابھی تک اس ایوان کو تسلی نہیں ہوئی ہے کہ آپ نے کیا ایگریمنٹ ان کے ساتھ کیا ہے، آپ نے کیا مانگا اور آپ کو ملا کیا؟ کیونکہ آپ کا جو Annual Budget Statement ہے، آپ نے جو بجٹ پیش کیا ہے جس کے ڈاکومنٹس میں وہ تمام آمدنی شامل ہے جو آکٹرائے کی مدد سے، کیونکہ آکٹرائے تو لوکل گورنمنٹ کا ٹیکس تھا اور یہ Cess جو ہمیں ملتے تھے، کل ہی ہمارے ان ساتھیوں نے کہا کہ ٹوبیکو کے Cess میں اضافہ ہوا ہے، وہ غلط ہے تو کسی Cess کی رقم آپ وصول نہیں کرسکیں گے۔ تو یہ اتنا Gap جو آئے گا، تو وہ Gap کیسے Cover ہوگا؟ نہ مرکز آپ کو دے گا اور نہ لوکل ذریعے سے وصول کرسکیں گے۔ تو اس کا مجھے جواب چاہئے۔ جناب سپیکر! کچھ اور ٹیکسز ہیں، 'Others Taxes and Duties' یہ صفحہ 5 پر ہیں، یہ 357.80 ملین سے کم ہو کر 251.790 ملین ہوگئے ہیں۔ جناب! اسی صفحے پر سٹیمپ ڈیوٹی سے جو ریونیو ملے گا، وہ 250 ملین سے کم ہوکر 180 ملین ہو گیا ہے جو رواں سال میں ملا تھا یا مل رہا ہے۔ جناب سپیکر! ایگریکلچر ٹیکس چونکہ غیرمتوازن ٹیکس ہے اور اس پر میرے تمام ساتھی اس طرف سے بھی اور جو کل یہاں بیٹھے تھے، انہوں نے بھی اس سے اختلاف کیا تھا کیونکہ جو غیرمتوازن ٹیکس ہوتا ہے، وہ Recover نہیں ہو سکتا اور نتیجہ یہ ہوا کہ رواں سال میں ایک تہائی حصہ کم وصول ہوا ہے جو آپ کا Proposed تھا۔ سول ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے Non Tax Receipts

میں بھی کمی ہوئی ہے جناب سپیکر، 162.920 متوقع تھا لیکن ملا ہے 156.80 ملین۔ جناب سپیکر! میں دوبارہ Net profit پر آتا ہوں لیکن جس صفحہ 18 کی طرف وزیر خزانہ نے بڑے شوق سے بار بار کہا اور ذرا ترش لہجے میں بھی کہا کہ بڑے بڑے وہ بیٹھے ہیں مگر انہوں نے بھی حاصل نہیں کیا ہے۔ جناب سپیکر! اسی صفحے پر آپ دیکھیں، صفحہ 18 پر، اس سے قطع نظر کہ اس وقت کس کی حکومت تھی، کون حکمران تھا، کون سے اتحادی تھے، اس صوبائی حکومت نے 1991-92 میں پہلی مرتبہ 5987.5 بلین روپے مرتبہ حاصل کئے تھے جو چھ ارب سے کچھ کم تھے لیکن جناب سپیکر، 1992-93 کو 6800 بلین ملے جو سات ارب سے کچھ کم تھے۔ پھر اس کے بعد 1993-94 کو 6500 بلین صوبائی حکومت کو وفاق سے ملے، ساڑھے چھ ارب اور پھر 1994-95 میں جی سب سے زیادہ ملے تھے یعنی 7800 بلین، تقریباً 8 بلین۔ تو یہ کہنا کہ چونکہ ہم حاصل نہیں کر سکتے ہیں، آپ بھی حاصل نہ کریں۔ ماضی کی حکومتوں نے چار سالوں میں چھ بلین سے زیادہ وصول کیا ہے، آٹھ بلین تک وصول کیا ہے تو آپ کیوں نہیں وصول کر سکتے؟ آپ اپنے بجٹ سٹیٹمنٹ میں گیارہ، بارہ ارب تک چلے گئے ہیں۔ جن دنوں یہ حکومتیں تھیں، وہ بھی آپ جیسی مشکلات کا شکار تھیں، قطع نظر اس سے کہ کون وزیر اعلیٰ تھا اور کون وزیر خزانہ تھا؟ لیکن یہ رقومات چھ بلین سے زیادہ وصول کی گئی ہیں اور اب مجھے یقین ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آج تاریخ تک ان کو چھ ارب نہیں ملے ہیں اور ہمارے پاس صرف پانچ دن باقی ہیں جس میں آج کا دن گزر گیا ہے، کل چھٹی ہے اور باقی تین دن ہیں۔ جناب سپیکر! ہم نے پورا ہائیڈل پرافٹ حاصل نہیں کیا، بقایاجات کا آج تک فیصلہ نہیں ہوا، Divisible pool سے ہماری آمدن کم ہوگئی ہے، Tax receipts بھی ہماری کم ہیں۔ میں نے آپ کو جو Figures دیئے ہیں، تو ان میں اخراجات کی مد میں کمی نہیں ہوئی۔ میں نے آپ کو بتایا ہے۔ تو جناب، پھر اس ضمنی بجٹ کو ہم کیسے اچھا کہیں؟ اس ضمنی بجٹ کو ہم کیسے اچھا کہیں، آپ کی کارکردگی کی ہم کیسے تعریف کریں؟ وہ کہتے ہیں کہ آپ کنجوسی کرتے ہیں، آپ اچھی کارکردگی دکھائیں، ہم ڈٹ کر آپ کی تعریف کریں گے لیکن آپ کی کارکردگی تو آپ کے اپنے اختیار والی بات میں بھی نہیں ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرنیچر کی خریداری پر مکمل پابندی کا دعویٰ کیا ہے۔ ضمنی بجٹ کی تقریر میں بڑے واضح طور سے کہا ہے کہ گاڑیوں اور فرنیچر کی خریداری پر مکمل پابندی رہی ہے اور اس کوشش میں مکمل تعاون پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ جناب سپیکر! جب کٹ

موشن کی بات آئے گی تو میں پھر بتاوں گا کہ کتنا فرنیچر خریدا گیا ہے۔ میں تین مثالیں آپ کو دیتا ہوں اور پیر محمد صاحب آپ لکھ لیں، صفحہ 7 پر 'Demand for Grant Supplementary' ہے، یہ ڈیمانڈ نمبر 7 ہے اور اس کے سب ہیڈز اور دوسرے ہیڈز جو ہیں: 602300, 10000, 130000 ، ان میں آپ نے اس رواں سال میں دو لاکھ روپے فرنیچر پر خرچ کئے ہیں۔ پھر صفحہ 19 پر پہلا ہیڈ ہے، فرنیچر کا یہی ہیڈ ہے، وہاں آپ نے چار لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ صفحہ 20 پر بورڈ آف ریونیو نے تقریباً پانچ لاکھ روپے اس مد میں خرچ کئے ہیں (مداخلت) پچاس ہزار، Thank you, پچاس ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ ہم سے کیوں غلط کہتے ہیں کہ انہوں نے فرنیچر پر کوئی خرچ نہیں کیا ہے؟ میں نے تو صرف تین صفحوں سے آپ کو بتایا کہ انہوں نے اتنا فرنیچر پر خرچ کیا ہے اور ایک جو خطرناک ہیڈ ہے جی، 'Purchase of durable goods' اس میں بہت سارا فرنیچر بھی آتا ہے، Manufacture بھی آتا ہے اور جناب بہت سی ڈیمانڈز میں صرف 'Purchase of durable goods' کا ذکر ہے اور یہ ایک ایسا ہیڈ ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اس میں بھی فرنیچر خریدا گیا ہے۔ اس کیلئے حکومت یا آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم سال رواں میں تمام محکموں کے اس "ہیڈ" کو چیک کریں کہ آیا فرنیچر خریدا گیا ہے یا نہیں خریدا گیا ہے؟ کیونکہ ہر ڈیمانڈ میں لاکھوں روپے مانگے گئے ہیں۔ صرف پولیس میں دو کروڑ روپے مانگے گئے ہیں۔ کٹ موشنز جب آئیں گی تو میں بات کروں گا۔ تو جناب! آپ اپنی سپلیمنٹری بجٹ تقریر میں کہتے ہیں کہ آپ نے فرنیچر پہ ایک پیسہ خرچ نہیں کیا اور یہاں میں نے تین ڈیمانڈز آپ کو بتا دی ہیں اور آپ نے خود مانا ہے کہ آپ نے خرچ کیا ہے۔ جناب سپیکر! صفحہ 3 پر جناب وزیر خزانہ صاحب نے یہ فرمایا کہ حکومت کو ناگزیر اخراجات کی منظوری اسی ایوان سے لینی پڑتی ہے جو بجٹ پیش کرتے وقت نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس میں شامل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ یہ "نامعلوم وجوہات" بڑی خطرناک Term ہے۔ وہ کونسی نامعلوم وجوہات ہیں جن کا حکومت کو علم نہیں ہے؟ اتنی بڑی بڑی کتابیں آتی ہیں۔ (نامعلوم وجوہات کی بناء پر کنڈی صاحب باہر جا رہے ہیں۔) جناب سپیکر! یہ بڑی خطرناک بات ہے اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام تجاویز ٹیکنیکل سپلیمنٹری کے زمرے میں آتی ہیں۔ اگرچہ ان اخراجات پر مزید خرچ نہیں ہوتا اور ہمیں صرف 59.514 ملین روپے سپلیمنٹری کی اجازت درکار ہے۔ جناب سپیکر! یہ "ٹیکنیکل سپلیمنٹری" جو ہے، یہ ایک اور خطرناک بات ہے۔ یہ ہمارے

بجٹ اور ضمنی بجٹ کی ایک روایت بن گئی ہے اور یہ ہمارے ضمنی بجٹ کا سب سے کمزور ترین پہلو ہے۔ میں کہونگا کہ تمام حکومتوں نے اس لفظ سے فائدہ اٹھایا ہے اور یہ اس ایوان کے ساتھ Technical dishonesty ہے، پہلی جو تھی، وہ Financial dishonesty تھی، یہ Technical dishonesty ہے۔ جناب سپیکر! اب میں آتا ہوں اس بات پر کہ میں نے مسلسل چھ گھنٹے Calculation کی ہے، میرے پاس کمپیوٹر نہیں تھا اور میں نے یہ ساری Calculation خود کی ہے اور اپنے چھوٹے بیٹے کو ساتھ بٹھایا کہ وہ میرے لئے کچھ صفحات کی Calculation آپ کریں اور ہم ---

وزیر مال: سپیکر صاحب! د ده خوی هغه څه ګناه کړے ده چه دومره عذاب نے هغه ته هم ورکړے دے؟

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! اسلئے کہ آپ تنخواہ لینے کے باوجود اپنا فرض پورا نہیں کرتے، حرام کی تنخواہیں لیتے ہیں۔ (تالیاں) میرا بیٹا اس ایوان سے ایک پیسہ نہیں لیتا اور اس رات ہم ڈھائی بجے یہ Calculation مکمل کر سکے ہیں کیونکہ میرے پاس کمپیوٹر نہیں ہے۔ یہ Figures ہیں ------

وزیر مال: محترم سپیکر صاحب! چه د فوج سربراه نه دے ګنی هر محاذ باندے به روزانه جهګړے وے۔

حاجی محمد عدیل: په جماعت کښ کینه او خان د پاره خیرات غواړه، نور څه دے ستا کار؟ ولے اوس هم وائے چه زه جماعت اسلامی کښ یمه۔

وزیر مال: سپیکر صاحب! پښتو نے ډیره ښکلے ده، پښتو کښ د خبرے کوی۔

حاجی محمد عدیل: زما پښتو ستا نه زیاته مضبوطه او ټینګه ده۔ (تالیاں) ته خپل جماعت سره غداری کولے شے یو ټکټ د پاره، الیکشن د پاره، زه خپل جماعت نه پریږدم۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! هغه د د قصده د ټریک نه لرے کوی، دسټرب کوی د۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! "پشتو" کے بڑے مطلب ہوتے ہیں، خالی زبان نہیں ہے، غیرت، ننگ، تورہ بھی ہوتی ہے۔ پیر محمد صاحب نے ٹکٹ نہ ملنے پر اپنی جماعت چھوڑی ہے۔ "جماعت" کا فائدہ کیا ہے؟ "جماعت" نے کہا کہ ہم الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے تو

انہوں نے اس پر "جماعت" چھوڑ دی-

جناب عبدالحلیم قصوریہ. جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ اگر کچھ دن آپ اور چھٹی کر لیتے تو اتنی لمبی Speeches ہمیں سننے کو نہ ملتیں-

حاجی محمد عدیل. جناب سپیکر صاحب! میرے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے-

جناب محمد اورنگزیب خان. جناب سپیکر! ایک بڑا مزیدار شعر ہے جی کہ

وفاداری بشرط استواری اصل ایمان ہے مرے بت خانہ میں تو کعبہ میں بڑمن ہے

جناب! یہ ایمانداری ہوتی ہے جی-

وزیر مال. جناب سپیکر صاحب! عدیل صاحب دا خبره اوکړه او زه واقعی آزاد ولاړ یمه خو د خدائے فضل دے زما حیثیت شته- دے د آزاد اودرېږی چه ده له سو ووېتونه هم څوک ورکوی-

حاجی محمد عدیل. جناب سپیکر! ہر آدمی کو اس کے ماضی کا پتہ ہے- جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ انہوں نے ہمیں سپلیمنٹری بجٹ کا جو Estimate برائے سال1999-2000 دیا ہے' اس کے پہلے صفحے پر انہوں نے ہم سے Demands for grants کی ہیں' ایک سے پینتیس تک Current revenue expenditure کی ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ان میں سے کچھ Recurring and non-recurring ہیں' کچھ Charged ہیں اور کچھ Voted ہیں' یہ ٹوٹل 5,95,13790 روپے کی بنتی ہیں- جناب سپیکر! جب میں نے Actual دیکھا کہ ان میں کتنے روپوں کا ہیر پھیر کیا گیا ہے کیونکہ ہم سے دس روپے مانگے گئے ہیں لیکن ہیر پھیر جو کیا گیا ہے' وہ ایک کروڑ روپے کا ہے- ہم سے تو بیس روپے مانگے گئے ہیں' جو انہوں نے خرچ کئے ہیں' اپنی مرضی سے کئے ہیں اور اس کو Regularize کرنا چاہتے ہیں' وہ بیس لاکھ ہیں- جناب سپیکر! یہ 5,95,13790 نہیں ہیں' یہ 33,81,86,200 روپے ہیں اور Non recurring, charged اور Voted' دونوں ملا کر 27,16,3,950 روپے بنتے ہیں اور جو Recurring ہیں' وہ 6,65,55,250 بنتے ہیں- انہوں نے کہا کہ Current reveune expenditure کی مد میں یہ ایوان' کیونکہ یہ 'Technical supplementary' ہے تو آپ ہمیں 5,95,13,700 روپے کی اجازت دیں- یہ Different grants ہیں' انیس ڈیمانڈز ہیں جبکہ حقیقتاً جو انہوں نے ایک رقم کو دوسری مد میں ڈالا' دوسری کی مد کو تیسری مد میں ڈالا تو یہ 33,81,86,200 روپے بنتے

ہیں۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کیونکہ آج تک اس مسئلے پر کسی نے بات نہیں کی تو قصور کس کا؟ پانچ کروڑ، پچانوے لاکھ کی تو ہم ڈیمانڈز دے دیتے ہیں، ہاؤس مان لے گا کیونکہ ان کی اکثریت ہے، اس وقت نہیں ہے، لیکن جو رقم زیادہ ہے، سرپلس ہے، Excess ہے اور جیسے Technical supplementary اور Technical dishonesty کے Head میں آپ چھپا رہے ہیں، اس کا کیا بنے گا؟ اور یہی کام آگے انہوں نے Development expenditure میں بھی کیا ہے۔ اس کیلئے انہوں نے نو ڈیمانڈز مانگی ہیں اور کہا ہے کہ ہمیں 98,39,62,100 روپے دیں جبکہ اس مد میں جو رقمیں استعمال ہوئی ہیں، وہ 1,12,95,33,233 بنتے ہیں۔ پریس کے ساتھی نوٹ کریں۔ (قہقہے) شور نہ کریں، نوٹ کریں کہ انہوں نے مانگے ہیں 98,39,62,100 روپے، یہ Development expenditure میں ہیں جبکہ اصل رقم جو ہے، وہ ایک ارب -------

وزیر مال: سپیکر صاحب! د رول مطابق خو به دوئ چیئر ایډریس کوی، دوئ خو گیلری ایډریس کوی۔

جناب سپیکر: هسے Through the Chair هم کول پکار دی۔

حاجی محمد عدیل: جناب! میں نے جو کچھ بھی کہا ہے، جب بھی کہا ہے اور جو کچھ بھی کہوں گا، آپ کی وساطت سے کہوں گا۔ (قہقہے) 1,12,95,33,233 ہیں، تو ٹوٹل جی -------

جناب سپیکر: معافی غواړم حاجی صاحب، تاسو چه پریس ته څه ایډریس اوکړئ، نو دلته ما یو سړے نوټ کړے دے چه هغه ورته په لاس اشارے کوی۔ (قہقہہ)

حاجی محمد عدیل: ہر آدمی کی اپنی نیت ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! Current Revenue Expenditure, Current Capital Expenditure, ان دونوں مدوں میں فرق نہیں ہے اور Development Expenditure, ان تینوں مدوں میں حکومت نے جو Demands for Grants کی ہیں، وہ 1,06,34,75,890 روپے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ 148,77,19,433 روپے بنتے ہیں۔ جناب سپیکر! اب یہ اتنا بڑا Technical گھپلا مسلسل کئی سالوں سے ہو رہا ہے اور ایوان کے معزز اراکین کو اعتماد میں نہیں لیا جا رہا تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اب میں ترقیاتی بجٹ کے نظر ثانی شدہ تخمینے کی طرف آتا

ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب/وزیر اعلیٰ صاحب نے اعتراف کیا ہے کہ ہمارے پاس اس مد میں جو رقم تھی، وہ 672.350 ملین روپے تھی اور انہوں نے خود اعتراف کیا ہے اپنے Documents میں اور اپنی تقریر میں بھی کہ اس میں سے 2,150 غیر ملکی امداد تھی۔ آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں غیر ملکی امداد زیادہ ملی ہے جو 2,150 ملین سے بڑھ کر 3,965 ملین بنتی ہے۔ جناب سپیکر! اگر Original رقم آپ لیں، جو 672.350 ملین ہے اور اس میں غیر ملکی امداد 2,150 ملین تھی، اگر یہ غیر ملکی امداد ہم اس میں سے کم کر لیں تو ہمارے اپنے وسائل، Resources جو ہیں، تو ان سے اے ڈی پی میں آپ کے ترقیاتی بجٹ کیلئے 3,922.350 ملین چاہئیں۔ اب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں باہر سے امداد زیادہ آئی ہے تو ہمارے اپنے وسائل جو ہیں، وہ 3922 ملین ہیں اور جو باہر سے آئے ہیں، وہ 3965 ملین ہیں، تو ان دونوں کو اگر میں جمع کروں تو 7,887 ملین بنتے ہیں لیکن وہ خود اس بات کا اپنی سپلیمنٹری بجٹ تقریر میں اعتراف کرتے ہیں اور Documents میں بھی ہے کہ اس مرتبہ ہمارا نظریاتی تخمینہ، ترقیاتی بجٹ 7,771 ملین ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے وسائل سے 116 ملین کسی اور مد میں خرچ کر دیئے ہیں تو This is not good. آپ کیلئے جو باہر سے آتے ہیں، وہ تو مخصوص Loans ہوتے ہیں، وہ Tight loans ہوتے ہیں، وہ Tight grants ہوتی ہیں۔ ان کیلئے Mention ہوتا ہے کہ آپ نے فلاں جگہ فلاں مقصد کیلئے خرچ کرنا ہے اور اس میں آپ کا اتنا Share ہوگا۔ آپ نے اپنے ترقیاتی پروگرام میں 116 ملین کیوں کم کر دیے ہیں؟ اس کا مجھے جواب چاہیئے۔ اور جناب سپیکر، ان کی بھی مجبوری تھی۔ اس کیلئے White Paper کا صفحہ 3 اور 7 آپ دیکھیں، حکومت کو Saving on Current Account میں 136.095 ملین کی بجائے 75 ملین روپے ملے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ سے جو فنڈز لینے تھے یا گرانٹس لینی تھیں، لوکل گورنمنٹ سے جو قرضہ لینا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں 200 ملین ملیں گے لیکن ان کو صرف 80 ملین ملے ہیں۔ Autonomous bodies سے انہوں نے تجویز کیا تھا کہ ہمیں 200 ملین لیں گے، ان کو 175 ملین ملے ہیں اور جناب سپیکر Extra ADP, special funded programme کی مد میں ان کو 252.386 ملین کی بجائے 206.380 ملین ملے ہیں۔ ان مدوں میں ان کو بہت کم پیسہ ملا ہے۔ مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں باہر سے بڑی آمدن آئی ہے، اگر آپ کو باہر سے آمدن آئی ہے تو آپ نے اپنے بہت سے پراجیکٹ، بہت سی Annual development کی سکیمیں جو

باہر کے فنڈز پر Base کر رہی تھیں اور آپ کے Budget statements اور oks
میں شامل تھیں، ان کو آپ نے ختم کیوں کر دیا؟ ان کیلئے ایک پیسہ بھی آپ نے نہ
دیا۔ اگر آپ کو پیسہ زیادہ ملا تھا تو چاہئے تھا کہ وہ تمام سکیمیں جو باہر کی Funded تھ
اور جو آپ کی Books میں شامل تھیں، ان کیلئے آپ نے ایک پیسہ نہیں دیا۔ میں آپ
ایک مثال دیتا ہوں، صفحہ آپ ڈھونڈیں ، میں آپ کو نہیں بتاتا، ویسے میرے پا
لکھا ہوا ہے، چلیں 12 نمبر صفحہ دیکھ لیں، ederal loans, Asian Development
Bank loan ہوگا، کیونکہ ADP میں لکھا ہے ational Drainage Programme
1413-PAK ہم نے پچھلے سال نیشنل ڈرینج پر بہت باتیں کی تھیں کہ جناب،
ایگریکلچر ٹیکس لگاتے ہیں کہ ہمارا نیشنل ڈرینج پروگرام بڑا کامیاب ہوگا۔ اگر ہم ایگریکل
ٹیکس نہیں لگائیں گے تو ہمیں نیشنل ڈرینج کیلئے پیسے نہیں ملیں گے اور ہمیں اربو
روپے کا نقصان ہوگا۔ ہم نے اپنے زمینداروں سے لوٹ کھسوٹ کے پیسے لینے ہیں لیا۔
اسلئے کہ ہمارا نیشنل ڈرینج پروگرام بنے گا۔ جناب سپیکر ! 'ational Drainage
Programme 1413 PAK کیلئے 38.778 ملین روپے ہمارے بجٹ میں رکھے گئے تھ
سپلیمنٹری بجٹ میں صفر ہے۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے؟ جناب سپیکر ! lood
Protection Sector Project-2 ہمارے ہاں دریائے سندھ ہے، سیلاب آتے ہیں اربا
ایوب جان کے علاقے میں، آپ کے علاقے میں اور پھر سیلاب آگے بڑھتے ہیں۔ انھو
نے پچھلے سال 32.389 ملین روپے رکھے تھے۔ جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے ان تما
اراکین کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ رواں سال کے سپلیمنٹری بجٹ میں ایک پیسہ
نہیں رکھا گیا۔ باہر سے بہت فنڈ آ رہے ہیں، وہ کہاں گئے؟ جناب سپیکر! ملاکنڈ ۔
ہمارے ساتھی نجم الدین صاحب اور بہادر خان یہاں پر بیٹھے ہوں گے، ایک پراجیکٹ تھا
ملاکنڈ ایگریکلچر پراجیکٹ"، سال کی شروع میں ہمیں کہا گیا تھا کہ اس کیلئے 4.262 ملی
روپے رکھے گئے ہیں، Revised Budget میں جناب، "انڈہ" ایک پیسہ بھی نہیں ر
گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ملاکنڈ کیلئے وزیر اعظم کی بڑی بڑی سکیمیں ہیں، ملاکنڈ کا جو حشر
ہے، وہ میں بعد میں مزید بتاؤں گا آپ کو ------

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! کہ ستاس
اجازت وی، حاجی صاحب خو زمونږه مشر دے، don't intend to
intrude in his speech, خو دا حاجی صاحب ډیر Negative minded دے

اوس په دے ثابتے صفحے کښې -------

Haji Muhammad Adeel: This is not my responsibility.

وزیر تعلیم، یو پکښې دے صوابي سکارپ، In which budgetary allocation was Zero, but in the revised estimate there were 274 million rupees. دے Positive خبرے نه کوی، تولے Negative کوی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں بتاؤں گا کہ ہری پور، ہزارہ اور ان علاقوں میں تو رکھا گیا ہے، جہاں Budgetary allocation تھی ہی نہیں لیکن ملاکنڈ اور ان علاقوں میں جو اپوزیشن کے ہیں، وہاں جو تھیں، ان کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ You can contest your case later-on. عجیب بات ہے، میں آپ کو آپ کی کتاب کے حوالے سے بتا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ جی ہم نے تو Kosovo کے لوگوں کو دو کروڑ روپے دیئے ہیں، ہم نے پنجاب کو دیئے ہیں، ہم نے سندھ کو دیئے ہیں۔ (تالیاں) آپ نے ملاکنڈ کو نہیں دیئے، پشاور کو نہیں دیئے، مردان کو نہیں دیئے، آپ نے کرک کو اور دوسرے علاقوں، کوہاٹ کو بھی دیئے ہیں، بنوں کو نہیں دیئے ہیں، نوشہرہ کو نہیں دیئے ہیں۔ آپ ساری دنیا کو دیتے جائیں، آپ جا کر UNO کو دیں، میرے پاس وہ Figure ہیں، کٹ موشنز جب آئیں گی تو میں بات کروں گا۔

وزیر تعلیم: سر! میرا مقصد یہ تھا کہ حاجی صاحب ایک لیکچر پڑھتے ہیں اور ------- (قہقہے)

جناب سپیکر، خیر دے، بیا روستو Reply ورکړئ۔ تاسو ورته خپل پوائنټس تیار کړئ۔

حاجی محمد عدیل، جناب! میں آپ کو Figures دے رہا ہوں، آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں اور آپ کی کتاب کے حوالے سے بتا رہا ہوں۔ "ملاکنڈ ایگریکلچر پراجیکٹ"، یہ دوسرا ہے جی اور اس کیلئے 4.262 ملین رکھے گئے تھے، اب پھر صفر، ایک پیسہ نہیں دیا گیا Revised budget میں۔ سیکنڈ -------

وزیر مال، سپیکر صاحب! لږ د چانے، ګولئ اجازت ورته اوکړئ چه لږ د سر درد ئے ښه شي۔

جناب سپیکر، حاجی عدیل صاحب! لږ به کوشش اوکړئ، ولے چه د نورو ممبرانو په بجټ باندے سپیچونه دي، بیا پاتے کیږي۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میں کوئی سیاسی بات نہیں کر رہا ہوں، صرف سپلیمنٹری بجٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! زما دا نوم اوګورئ چه په کوم نمبر باندے دے، زه به هغه وخت بیا راشم۔

جناب محمد بشیر خان: سپیکر صاحب! دے وخت کښې بی بی نشته، دے زمونږ پارلیمانی لیډر دے۔ تاسو ورته توجه نه ورکوئ، دا زمونږ پارلیمانی لیډر دے۔

جناب سپیکر: زه ورله بالکل توجه ورکوم خو چه تاسو به بیا ګله نه کوئ، ولے چه دا خو دوه ورخے دی، چه پاتے شئ نو پاتے به یئ۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): زمونږ د ټولو نمبر په نمبر ده له به لږ وخت ورکوئ۔

وزیر تعلیم: د دوئ خبرے په مونږه ښه لګی چه څومره وخت دوئ اخلی---

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! "سیکنڈ سائنس ایجوکیشن پراجیکٹ" کیلئے 3.409 ملین رکھے گئے تھے، سائنس سے تو ہمیں نفرت ہیں ناں، لیکن اب ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے Revised Budget میں۔ جناب! میں وزیر تعلیم سے پوچھتا ہوں کہ "سیکنڈ پرائمری ایجوکیشن فار گرلز" کیلئے 3.409 ملین روپے رکھے گئے تھے لیکن اب اس کیلئے بھی ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر! عجیب بات یہ ہے کہ جس کیلئے آپ رکھتے ہیں، وہ آپ اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ جناب! جاپان سے Japanees loan ہمیں ملتا ہے اور اسے ہم اکثر کمیٹیوں میں بہت Discuss کرتے ہیں کہ 'Rural Roads Construction Programme' ہے، میں اب صفحہ نمبر نہیں بتاؤں گا، اب میں صفحہ نمبر نہیں بتاؤں گا، بعد میں مجھ سے پوچھ لیں -------

وزیر مال: چپکے سے بتائیں۔

حاجی محمد عدیل: "زورل روڈز کنسٹرکشن" کیلئے 138.203 بلین روپے رکھے گئے تھے---

وزیر مال: سپیکر صاحب! دوئ ته صفحه پخپله نه ده معلوم، د چا نه ئے اوریدلی دی۔

حاجی محمد عدیل: آخر میں مَیں آپ کو بتا دوں گا لیکن جو Revised Budget میں آیا

ہے، وہ 116.378 ملین ہے --------

وزیر مال، سپیکر صاحب! دا اوریدلے خبره کوی، کنی نورے صفحے نے اوونے، ددے نه دی، خو معلومه ورته نه ده۔

Haji Muhammad Adeel: Mr. Speaker Sir, please tell him to sit down. (Laughter) Otherwise I will throw this document to him.

Mr. Speaker: Please, Pir Muhammad Khan.

Haji Muhammad Adeel: This is too much ---------

Minister for Educaton: Throw this document to him or on him.

Mr. Speaker: No, no, Haji Sahib, please, please, that's all.

Haji Muhammad Adeel: Then I will disturb your Chief Minister and every body.

جناب توفیق محمد خان، دا یو حد وی کنه۔ دا زیاتے دے کنه۔ دا خو زیاتے دے جی۔

حاجی محمد عدیل، ہر بات پر اُٹھتے ہیں، ہر بات پر اُٹھتے ہیں۔ اپنی کتاب پڑھ نہیں سکتے، حرام کی کمائی کھاتے ہیں، تنخواہ ان کو مفت ملتی ہے -------

جناب توفیق محمد خان، دا نوټ کوئ کنه جی، بیا جواب ورکړئ۔

حاجی محمد عدیل، نوٹ کریں اور بعد میں جواب دیں۔

جناب سپیکر، کښینئ جی، کښینئ۔

وزیر مال، نه خیر، حاجی صاحب، نه، ما ورسره د خوش طبعئ د پاره خبره کړے وه۔

حاجی محمد عدیل، دومره خوش طبعی پکار نه ده۔ (قہقہے) Let me complete my speech.

Mr. Speaker: Yes please do.

حاجی محمد عدیل، ان کو شرم آنی چاہئے کہ میں ان کو ان کے معاملات بتا رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Haji Sahib! please, please, please.

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ کہیں اور خرچ ہوتے ہیں۔ "مانسہرہ ویلج سپورٹ پروگرام" کیلئے، IFAD کا جو Loan ہے، وہ 69.837 ملین تھا جس کو بڑھا کر 94 ملین کر دیا گیا۔ ہم خفا نہیں ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خرچ کیے ہیں ناں، خرچ تو اسی طرح ہوتے ہیں مگر 'Dir Ruler Area Support Project 425-P.K' --------

Mr. Speaker: 'Rural Area' you mean.

Haji Muhammad Adeel: Ruler Area --------

Mr. Speaker: 'Rural'.

حاجی محمد عدیل: "رولر، رولر ایریا"، (قہقہے) "رورل ایریا" کیلئے 31.145 ملین روپے رکھے گئے تھے، اب ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ مانسہرہ کیلئے تو آپ بڑھا رہے ہیں، بڑھائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جن علاقوں کیلئے رکھا گیا تھا، ان کیلئے ایک پیسہ نہیں ہے کیونکہ وہاں سے آپ کا ایک آدمی منتخب ہو کر آیا ہے۔ فرانس سے آپ کو جو Loan ملا ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی کیلئے یہ کیا، وہ کیا، گومل زام پراجیکٹ کیلئے فرانس کا جو Loan تھا، وہ 12.043 ملین تھا، اب آپ Revised کتاب اٹھا کر دیکھیں، ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے۔ دوسرے ہیڈ میں پیسہ ہے جو دوسرے مقصد کیلئے ہے۔ گومل زام پراجیکٹ کیلئے 12.043 ملین آپ نے پیسہ رکھا تھا کہ یہ فرانس سے ہمیں ملے گا۔ اب آپ نے کچھ نہیں رکھا اور 'PEP loan' جو ہے، وہ گرلز پرائمری سکول، سیکنڈ پراجیکٹ ہے، اس کیلئے PEP loan جو تھا، وہ 1.705 ملین تھا۔ پہلے گرلز ایجوکیشن اور اب پرائمری ایجوکیشن فار گرلز ہے، اس کیلئے 1.70 فرانس کا Loan تھا۔ اب اس کیلئے آپ کی Revised book میں ایک پیسہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! فیڈرل گرانٹ نیدرلینڈ گورنمنٹ کی جو تھی، ہالینڈ سے جو آئی ہے، یہ Re-organization ATI NWFP کیلئے .852 ملین تھا، Revised میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے۔ "لائیوسٹاک ایکسٹنشن پروگرام" کیلئے .810 ملین تھا، اب ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے تو یہ طاؤس خان کہاں سے موروں کے انڈے پیدا کریں گے؟ (قہقہے) یہ کوہاٹ کا پراجیکٹ تھا، اس کیلئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا ہے "سوشل فارسٹری مالاکنڈ تھرڈ پراجیکٹ" جو تھا، مالاکنڈ کے ساتھ شاید دشمنی ہے کہ اس کیلئے کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا۔ نہ شروع میں رکھا گیا تھا اور نہ Revised میں کچھ دیا گیا۔ 'Palas Conservation Development Programme' کیلئے 4.260 ملین روپے

رکھے گئے تھے جناب سپیکر، اب اس کیلئے بھی ایک پیسہ نہیں رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ ہمیں باہر سے بڑی آمدن آتی ہے۔ سائرن فارسٹ کا جو پراجیکٹ تھا، اس کیلئے 6.819 ملین روپے رکھے گئے تھے، اب Revised میں ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے۔ "پرائمری ایجوکیشن فار این ڈبلیو ایف پی" کیلئے جناب سپیکر، 170.468 ملین روپے رکھے گئے تھے، اب ان کو Revise کر کے 122.660 ملین کر دیا گیا ہے۔ کتنا کم کر دیا گیا۔ 'WFP Primary Education for Girls' کیلئے 2.557 ملین رکھے گئے تھے جناب سپیکر، اب ایک پیسہ نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جی پاپولیشن کم ہونی چاہئے اور روزانہ ٹی وی پر آتا ہے کہ اگر ہماری آبادی جاپان جتنی ہو تو ہم اپنی گندم پیدا کریں گے، اگر ہماری آبادی جاپان جتنی ہو تو ہم اتنی ایکسپورٹ کریں گے تو پاپولیشن ویلفیئر کیلئے 252.386 ملین رکھے گئے تھے، ان کو کم کرکے 206.80 ملین کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ سوشل سیکٹر میں انہوں نے ڈیپارٹمنٹس میں بھی پیسے کم کئے اور Annual Development Programme میں بھی کم کئے ، سوشل ویلفیئر کیلئے پہلے 9.286 ملین تھے، ان کو کم کرکے 8.810 ملین کر دیا گیا۔ جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ خواتین کا اسلام میں برابر کا حق ہے، "ویمن ڈیویلپمنٹ" کیلئے 7.909 کو کم کرکے 0974 کر دیا، 9 ملین ختم کر دیا ان میں سے۔ یہ ویمن بینک کھولیں گے؟ دیہی ترقی کیلئے 533.399 ملین تھے جناب سپیکر، ان کو کم کرکے 318.019 ملین کر دیا گیا۔ اس میں تقریباً 200 ملین سے زیادہ کم کر دیا گیا ہے۔ اب دیہی ترقی کہاں ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہم اپنے دیہاتوں کو آباد کریں گے۔ جناب سپیکر! فارسٹری میں 190.555 ملین کو کم کرکے 188.439 ملین کیا گیا ہے۔ ٹورازم کی بڑی بات ہو رہی تھی کہ جی ٹورازم کیلئے ہم نے فلاں کر دیا ہے اور ٹورازم کو ہم نے اتنا Loan دیا ہے، مالم جبہ بند کیا ہے اور اب ٹورازم پر اخراجات کو کم کر رہے ہیں۔ ٹورازم کیلئے آپ نے شروع سال میں 44.534 ملین رکھے تھے اور اب آپ نے ان کو 35.034 ملین کر دیا اور اگلے سال کیلئے جناب سپیکر، اس میں مزید کمی کی گئی ہے۔ اب نئے سال کا اگر آپ دیکھیں، سب سے افسوسناک بات ہے جناب سپیکر، کہ ہم کہتے ہیں کہ اس صوبہ میں پانی ہے، یہاں ہم بجلی پیدا کریں گے۔ یوسف ایوب صاحب نے اس دن کہا کہ جب تک ہم اپنی بجلی پیدا نہیں کریں گے، ہمارے کارخانے نہیں چل سکتے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ کارخانوں کو سبسڈی دیں۔ میری قائد، محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ نے بھی یہ کہا تھا۔ دکھ کی بات یہ ہے جناب سپیکر! کہ انہوں نے شروع سال

میں ہمیں کہا تھا کہ پاور پر ہم 44.103 خرچ کریں گے، اگرچہ وہ بڑا کم تھا لیکن اسے کم کرکے 21.065 کر دیا گیا ہے یعنی Almost کم کیا گیا ہے اور بڑی عجیب سی بات ہے۔ اور جناب سپیکر، ہمیں اس پر دکھ ہوتا ہے کہ یہ اگلے سال کا اے ڈی پی پروگرام ہے اور اس پروگرام میں پاور کا محکمہ ہے ہی نہیں۔ اس اے ڈی پی میں پاور کا محکمہ ہٹا دیا گیا ہے۔ صفحہ 11 آپ دیکھیں، 'ADP 1999-2000, Abstract 3, Physical Target' (مداخلت) انہوں نے زندگی میں کبھی سنجیدہ طریقے سے حکومت ہی نہیں کی ہے۔ پاور کو بطور ڈیپارٹمنٹ ختم کر دیا گیا ہے اور چار سکیمیں اس کی تھیں جو پچھلی مرتبہ آ رہی تھیں، اس Activity No. 1 غائب، نمبر 2 غائب، نمبر 3 کیلئے ایک پیسہ نہیں اور نمبر 4 میں صرف انہوں نے کہا کہ ایک ہماری Activity یہ ہوگی، ایک جنریٹر لگا دیں گے، باقی پورے کا پورا محکمہ غائب کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! جس سپلیمنٹری بجٹ میں آمدن کم ہوئی ہو، اخراجات میں کمی کی نہ جا سکی ہو، مرکز سے اپنے حقوق نہ لئے جا سکیں ہوں، وہ ساری ایجوکیشن، فارسٹری، ڈیویلپمنٹ، ترقیات، عورتوں کی تعلیم اور سب سے زیادہ پاور کی مدوں میں پیسے کم دیئے گئے ہوں تو وہ کیسا سپلیمنٹری بجٹ ہے؟ اور پھر سب سے زیادہ ظلم یہ ہے جناب سپیکر، کہ بعض مدوں میں جب اپوزیشن کے ممبروں کی کوئی سکیمیں جاتی ہیں Annual Development Programme کیلئے، تو وہ سکیمیں جیسے کہ احمد حسن بھائی نے کہا ہے کہ جاتی ہیں لیکن پھر واپس نہیں آتیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا سپلیمنٹری بجٹ نہیں ہے۔ یہ صوبے کے مفاد میں نہیں ہے۔ اسے دوبارہ Revise کرکے ٹیبل کرنا چاہئے۔ میں نے جن چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے، ان کو Include کرنا چاہئے اور ایک بات آخر میں کہونگا آپ کی وساطت سے کہ ہم بھی اس ایوان کے ممبرز ہیں، ہمیں بھی قوم نے منتخب کرکے بھیجا ہے، چند لاکھ یا چند ہزار روپے دیکر یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے ہم پر احسان کیا ہے، ہمارا پورا حق ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ/وزیر خزانہ ہوتے تو میں ایک شعر پڑھتا لیکن پڑھ دیتا ہوں، ان تک پہنچ جائے گا اور اس کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرونگا، کہ

پھینکیں ہیں اوروں کی طرف گل بلکہ ثمر بھی

اسے نہ یوسف ایوب سمجھ سکتا ہے اور نہ اسفندیار سمجھ سکتا ہے، اسے غفور خان جدون سمجھ لیتے ہیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر، آج دونوں بڑے ٹارگٹ میں ہیں۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، آج ہم دونوں ٹارگٹ ہیں جی لیکن یہ شکر ہے کہ حاجی صاحب نے کہہ دیا ہے کہ میں تقریر ختم کرنے والا ہوں۔ میری درخواست ہو گی کہ ذرا فوراً ٹی بریک کر دیں، دو دو ڈسپرین کی گولیاں لینی ہیں کیونکہ سر میں بڑا سخت درد ہے۔ (قہقہے)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر ! یہ بدنصیب ہیں کہ اتنی بڑی بڑی کتابیں ہیں اور یہ خود نہ پڑھتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں۔ جناب ! یہ بارہ، بارہ محکمے جیب میں رکھتے ہیں اور سمجھتے کچھ نہیں ہیں۔ (قہقہے) ان کے پاس صرف غرض ہے کہ میری وزارت بچی رہے، سچ نہیں بولتے، نہ پڑھتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، اندھے اور بہرے ہیں۔ گونگے ہیں، بول بھی نہیں سکتے۔ (قہقہے) ان کیلئے دوپہر کا کھانا پی۔سی سے آجائے سیشن کے دوران تو وہ وہاں کھا لیتے ہیں یا پھر وزیر اعظم صاحب بلا لیں تو وہ کھلا دیں یا چیف منسٹر ہاؤس میں رات کا کھانا ملے، تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ۔۔

پھینکیں اوروں کی طرف گل اور ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

(تالیاں / قہقہے)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break. We will reassemble after half an hour. Thank you very much.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہو گئی۔)
(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

Mr. Speaker: Honourable Najmuddin Khan, MPA, to please start discussion.

جناب نجم الدین، جناب سپیکر ! ډیره مهربانی۔ زما خو دا خیال وو چه بجټ پاس شوے دے او په بجټ باندے ما تقریر نه وو کړے اګرچه مسئله داسے ده چه کار خو کیږی نه جناب، خو مونږه هم د یوے حلقے نه منتخب شوی وو او دلته راغلی یو، نو د دے د پاره مونږه دا ونیل چه دا خپلے مسئلے د اسمبلئ په دے فلور باندے اووایو او هلته زمونږ کوم ووټران دی چه هغوی ته پته اولګی چه زمونږ نمائندګی نے کړے ده۔ نوره خبره دومره زیاته نشته

دے۔ کوم بجټ چه جناب، پاس شوے دے، پکار دا وه چه په هغه بانم کښې مونږه خبرے کړے وے۔ جناب! زمونږه مشرانو ډیر زیات تقریرونه کول او اوس خو په دے اسمبلۍ کښې دا یو روایت شروع شو چه دا ریکارډ به قانمول غواړی چه چا په اسمبلۍ کښې په بجټ اجلاس کښې ډیراوږد تقریر اوکړو ځکه چه اخبارونو والا هم هغه خبرے را اخلی۔ نوما وئیل جناب، که پاؤ باندے دوه گهنټو پورے زما ټائم اوشی نو زه به دا ریکارډ اوکړم۔ داسے به وی۔ ټهیک شوه سر؟

جناب سپیکر، داسے خبره ده چه زما خو په دے کښې هیڅ کار نشته دے۔ هم ستاسو ملگری دی او هغه مختص ورځے دی که په هغے تاسو څومره یو بل له ټائم ورکوئ او که د یو بل سره مهربانی کوئ نو هم ستاسو خوښه او که نه کوئ ورسره نو هم ستاسو خوښه ده۔ دا ستاسو خپل کار دے، زه درته غږ نه کوم۔

جناب نجم الدین، هسے جناب، د ریکارډ خبره دا ده چه تاسو وایئ چه ملگری، نو هر یو پارلیمانی لیډر ته تاسو اجازت کوئ۔ د بی بی په ځائے باندے حاجی عدیل صاحب تقریر اوکړو نو نن شیرپاؤ خان نشته، نو زما دا خیال وو چه د هغوی په ځائے باندے زما نمبر دے ــــــ

حاجی محمد عدیل، یه شیرپاؤ خان کو اپنا لیڈر مانتے ہیں؟

جناب نجم الدین، او جی بالکل، زما پارلیمانی لیډر دے او زه د اسمبلۍ په فلور خبره کوم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، دا جناب نجم الدین خان د شیرپاؤ خان سره دے؟

جناب نجم الدین، دے د جناب، اول خپل سیټ له لاړ شی، دوئ ته خو دا پته نه ده لگیدلے چه زما سیټ کوم یو دے؟

جناب سپیکر، ستاسو نوم هم شته دے، هسے نه چه بیا اووایئ چه زه اوتے ووم او آواز د کړے دے۔ نوم د شته دے، بیا او نه ځے۔

جناب نجم الدین، جناب سپیکر صاحب! کوم بجټ چه پیش شوے دے، په هغے کښې، یو ازے ضمنی بجټ نه، دا بل بجټ هم دے، دواړه دی جناب، زما

سره په اپوزیشن کښ دا فیصله شوے ده چه په دواړو باندے به خبره کووم او زیاتے داسے په حکومت پسے هم څه نه وایم۔ ځکه نه وایم جناب، چه حاجی صاحب دلته نن داسے په حکومت پسے خبرے اوکړے، ما ورته اووئیل چه حاجی صاحب دومره خبرے مه کوه، سبا به هلته ناست یے، بیا به وائے چه نه، ما هغه ٹھیک نه وو وئیلی، هغه بجٹ ٹھیک وو۔ نو د دغه وجے نه هیڅ پته نه لگی، مونږ خو دلته په اپوزیشن کښ ناست یو۔ سر! مونږ دلته ناست یو، څوک به ځی او څوک به راځی خو مونږ دلته مستقل یو۔ خو جناب سپیکر صاحب، یو عرض کووم چه زه اوس په دے اسمبلئ کښ په اپوزیشن کښ سینیئر یم۔ که فرض کړه جناب، بیا نور څوک دلته راتلل او دوئ تلل نو زما سیٹ بیا مخکښ دے۔ دا خان سره نوٹ کړئ۔ دا بجٹ چه کوم پیش شوے دے، زما خیال دے چه زمونږ خو دا په ذهن کښ وه چه د 2000 فائنل بجٹ دے او یویشتمه صدئ روانه ده، په دے کښ به داسے بجٹ پیش کړے شی ځکه چه دا د تاریخ یوه حصه جوړیږی چه په دے کښ به، نن سبا جناب خلق د مهنگائی د لاسه تباه و برباد دی، بے روزگاری ده، نو زمونږ په ذهن کښ دا خبره پرته وه چه په دے کښ به د مهنگائی او د بے روزگارئ د پاره یومعقول شان تجویز ایښودلے شوے وی خو د دے بجٹ نه دا اندازه لگی چه د مهنگائی او د بے روزگارئ د پاره هیڅ قسم څه کارکردگی نه ده شوے بلکه د دے بجٹ سره په دے ملک کښ او خصوصاً په صوبه سرحد کښ د مهنگائی نورے داسے لارے کهلاؤ شوے دی چه خلق به بے روزگاره کیږی او د نوکرو نه به اوځی۔ جناب! زه یو عرض کووم، زیاتے خبرے نه کووم۔ جناب سپیکر صاحب! زه خپلے حلقے له هم راځم خو خیر روایات دی، په دے بجٹ باندے به هم یو دوه خبرے اوکړو۔ په ٹوله دنیا کښ جناب، رواج دا دے چه په هره علاقه کښ مرکزی حکومت وی، صوبائی حکومتونه وی او بیا لوکل گورنمنٹ وی او د جمهوریت حصه هغه لوکل گورنمنٹ دے او چه کله دا غٹے ادارے راځی نو لوکل گورنمنٹ د هغوی یو تجرباتی مرکز هم دے او بیا لوکل گورنمنٹ یو فعال ادارے دی او د هر یوگورنمنٹ د پاره، که هغه لوکل گورنمنٹ دے، که هغه پراونشل گورنمنٹ دے او که هغه

مرکزی حکومت دے، نو په هغے جناب، د هر یو با اختیاره حکومتونه دی، هر یو خپل ټیکسیشن کولے شی، هر یو خپل Expenditure هم کولے شی او د دوئ اختیار پخپله باندے د هغے کونسل وی لکه څنګه چه صوبانی اسمبلی ده، قومی اسمبلی ده، داسے د لوکل کونسلو هم خپل یو کونسل وی۔ هغوی خپل ټیکسیشن هم کوی او خپل اخراجات هم کوی لیکن جناب، په دے فیصله کښ ما دا تصور اولیدو چه د جمهوریت یوه حصه مکمل کټ کړے شوه۔ په داسے طریقه باندے کټ کړے شوه چه هغه اداره مکمل په دے طریقه باندے شوه چه د هغے نه د ټیکسیشن اختیارات واخستلے شو او یوه محکمه پاتے شوه لکه څنګه چه سی اینډ ډبلیو محکمه، ایریګیشن محکمه وه چه هغے له به د فیډرل ګورنمنټ نه پیسے راتلی او د هغے خرچ به کوی نو زما دا عرض دے چه دا کوم طریقه کار دوئ کړے دے نودا د واپس کړی۔ دا جناب، داسے ادارے دی، بذات خود که زه تاسو ته دا اووایم او په دے سټیج باندے ولاړ یم نو زه د دغه یونین کونسل، ډسټرکټ کونسل پیداوار یم او دلته راغلے یم۔ نن په صوبانی اسمبلئ کښ هم ناست یم۔ نو زما دا عرض دے جناب، چه یوه اداره د دے د پاره ختمول چه په هغے باندے کارخانو ته د فائده اورسی، کارخانه دارو ته د فائده اورسی او بیا یوه جمهوری اداره ختمول او د هغے نه د ټیکسیشن اختیارات اخستل، جناب، دا د جمهوریت اوبیا زما دا هم عرض دے چه دا ډائریکټ د صوبے Under دی، په صوبانی خودمختارئ کښ نئے ډائریکټ مداخلت کړے دے نو زه جناب، د دے خبرے جواب د دوئ نه غواړم چه تاسو خو د جمهوریت دعویدار یئ، د جمهوریت خبره کوئ او تاسو دا وایئ چه صوبانی اسمبلی د فعال وی، صوبانی حکومت کښ او په مرکزی حکومت کښ د جمهوریت وی نو په دے لوکل ګورنمنټ د جمهوری ادارے د ختمولو کوشش ولے کوئ؟ دویم جناب، زه په مرکزی بجټ کښ، دلته ملاکنډ دویژن والا ناست دی او زه په ریکارډ باندے د راوستلو د پاره دا خبره کووم، زمونږ ملاکنډ ډویژن د ټولے صوبے پسمانده علاقه ده، هلته نه زمونږ په میرټ راتلے شو، نه هلته کارخانے شته، نه دومره زمکے شته دے او دغه خبره د انګریزانو د وخت نه وه او بیا دے حکومتونو دا یو طریقه کار

ه بهنی، دا ډیره پسمانده علاقه ده، په هغه وجه باندے دے علاقے ته
نه معاف کړی وو او پراونشل ایډمنسټرډ ټرائبل ایریا نے ګرځولے
ټرائبل ایریا ده، د دے وجے نه په دے باندے ټیکسونه لاګو کول د
سره زیاتے دے۔ دوئ ته هغه حقوق او هغه سهولیات نه دی ملاؤ
پشاور ته ملاؤ دی یا په پنجاب کښ ملاؤ دی لیکن جناب، دے
داسے شے کړے دے چه وائی په مالاکنډ ډویژن باندے د سیلز ټیکس د
دوئ په مرکزی بجټ کښ دا خبره راوستے ده۔ دلته د مالاکنډ
م پی ایز ناست دی، مونږ جناب، دا خبره به بیا اوکړو خو هلته خلق
د وجے نه ټیکس ورکولو ته تیار نه دی خو دوئ دلته آواز اوچت
نه په قومی اسمبلئ کښ د دے خبرے آواز اوچت شو او نه په
اسمبلئ کښ اوچت شو، دوئ به جواب ورکوی هغه خلقو له که سبا
هلته په مالاکنډ ډویژن باندے حاوی شو۔ هلته ټیکس ورکول د هغه
ره زیاتے دے۔ هلته اوس هم غربت دومره دے چه په ژمی کښ
ټول خلق راخی او په پنجاب او سنده کښ مزدوریانے کوی نو اوس
یکس په هغوی باندے حاوی شی نو تاسو ما ته دا اووایئ چه دا خلق به
ی؟ نو زه خصوصاً جناب، ستاسو په وساطت سره د مالاکنډ ډویژن ایم
و ته هم وایم او پریس والا د نوټ کړی چه ما خو دا خبره اوچهیړله
یلز ټیکس په مالاکنډ ډویژن چه مرکزی حکومت کوم حاوی کړے دے،
، خلق تیار نه دی ځکه چه دا هغه خلقو سره زیاتے دے او دوئ د هم د
تعلق خبره اوچته کړی اوکه دا حاوی شو نو جناب، بیا به هلته خدائے
ے چه څه حالات جوړیږی؟ دا مے درخواست دے دوئ ته او دا دوئ
ض کوم چه دا کوم سیلز ټیکس دوئ حاوی کړے دے، دا د واپس کړی۔
ا! دلته د امن و امان خبره راخی۔ پولیس والا به څه کار اوکړی؟ او چه
م خانے کښ فرق راشی، نو یو پولیس سپاهی دے، په پنجاب کښ هم
س سپاهی دے، دا فرق په کوم خانے کښ چه راغلے دے لکه په اوړو کښ
اغلے دے، مونږه چغے وهو چه په پنجاب کښ اوړه په دے نرخ باندے
په صوبه سرحد کښ په دے نرخ باندے دی۔ دا جی د یو خاندان د یو کسر

سره یو طریقه کارکیږی او د بل سره بل طریقه کارکیږی۔ دلته چه جناب کومه 25% په تنخواه کښی د اضافے خبره کړے ده، نو د صوبه سرحد پولیس ته 400 or 350 ماهانه د زیاتی اعلان شوے دے لیکن په پنجاب کښی هم هغه پولیس سپاهی ته 1000 روپئ ورکولو اعلان شوے دے۔ اوس تاسو ما ته دا اووایئ چه د دے نه د سرحد پولیس خبر شی چه پنجاب پولیس له ایک هزار روپئ تنخواه زیاته شوه اومونږ له چارسو روپئ زیاته شوه نو وائی به چه دا فرق په مونږ کښی ولے راغلے دے؟ او کومه ډیوټی چه د دغه کسانو نه اخلی، دا فرق د دے خانے د واضحه شی۔ نو جی دا پولیس به وائی چه مونږه ولے ډیوټی کوؤ، څه له کار کوؤ په ایماندارئ او دیانتدارئ؟ هلته جی د پولیس انسپکټر پرون اعلان کړے دے، د دس هزاراو چھ هزار اعلانونه نے ورله کړی دی لیکن دلته کښی نے پانچ نمبر سکیل تر اوسه پورے روان دے نو زما حکومت ته دا درخواست دے چه دا کم از کم د امن و امان خبره ده، چه پولیس کښی څه طریقه کار هلته کیږی، نو پکار دا ده چه دلته کښی هم هغه طریقه کار اوشی او په هغے باندے عملدرآمد اوشی۔ هغه بله ورځ چه مونږه ډاکټرانو له ورغلی وو او هغه بله ورځ چه ټیکس لګیدلے دے، نو تین سو د ډاکټر فیس وو او جی په یوه ورځ کښی، اوس پانچ سو روپئ پرون نه هغه بله ورځ شروع دے۔ دوئ وائی مونږه په ډاکټرټیکس اولګوو، Already جی علاج مشکل شوے دے۔ یو غریب سړے پانچ سو روپئ فیس به ورکوی او ډاکټر له به ورخی۔ نو دا زما دا درخواست دے چه دوئ خو په ډاکرانو باندے ټیکس اولګوی او چه کله په هغوی باندے ټیکس اولګی نو د هغے سره ډاکټران ډیر خوشحاله شو او وائی چه خه، دا پانچ هزار به زه په یوه ورځ کښی راګرځوم خو ته هم دوه سوه روپئ دا خپل فیسونه او دا دغه زیات کړه، نو دغه اثر جی ټول په غریبو عوامو باندے پریوځی۔ نو دا مے حکومت ته درخواست دے چه په دے باندے څه خپله خبره اوکړی او دغه هم اوکړی۔ دغسے د پرائیویټ سکولونو متعلق خبره ده۔ په هغے باندے پرون بحث شوے دے۔ تاسو جی ما ته لږ ډیر بد بد ګورئ، زه جی زیاتے خبرے نه کووم خو سکال که تاسو دا اے ډی پی اوګورئ نو په اے ډی پی کښی ټول

چیف منسټر ډائریکټیو دی۔ په پبلک هیلتھ کښې به نورکله مونږه ته په کال کښې دوه سکیمونه ملاؤیدل، هغه جی نوی سکیمونه چه کوم راغلی دی، هغې ته 'CMD' لیکلی دی۔ پخوا په روډونو کښې مونږ ته پیسے ملاویدے، که دا اے ډی پی تاسو راوخلئ نو چیف منسټر ډائریکټیو ۔ 'For rural roads' دس کروړ روپئ۔ اوس د هغې خو جی مونږ د اپوزیشن والا او بیا خصوصاً زه جی ترے چورلټ اووتمه خکه چه دس کروړ روپئ خو به چه څوک چیف منسټر صاحب ته رسیدے شی او هغه ته خبره کولے شی نو د هغه کارونه به پکښې کیږی۔ نو جی زما دا درخواست دے چه په دیر علاقه کښې د DDAC Rules تحت یو طریقه کار دے، د هغې مطابق مونږ ته حصه راکړی۔ اوس جی زه ښکاره خبره ستاسو په وساطت سره خبره کووم۔ جی ما دا هم نوټ کړی دی جی چه زمونږ په دے اپوزیشن کښې د 'C.U.P' پیسے اکثر ممبرانو ته ملاؤ شوے۔ دے کښې که یو نجم الدین ته ملاؤیږی نو نه د ملاؤیږی، خیر دے جی، ډیرو ته ملاؤ دی جی۔ دا به زه هغه بله ورځ اسمبلی کونسچن کوومه او دا به تاسو ته ښکاره شی چه چا چا ته ملاؤ دی او چه دا چا ته نه دی ملاؤ --------

میاں انور علی (وزیر مذہبی امور): جناب سپیکر صاحب! د دوئ رسائی شته دے سی ایم ته۔ د دوئ رسائی شته، رور نے شته دے۔

جناب نجم الدین: چه زما رسائی شته دے نو ما له ولے فنډ نه راکوی جی؟ زه خو حیران دے ته یمه چه په اپوزیشن کښې ملاؤ دی، ما ته نه راکوی۔ ولے نه راکوی جی؟ وائی رور نے ایډوائزر دے، ایم۔پی۔اے زه یم او رور مے ایډوائیزر دے۔ ایډوائزر خپله کهاته چلوی او زه خپله چلوم۔ هغه به خپل کارکوی او زه به خپل کارکووم خو ما ته نه ملاؤیږی او نه د ملاؤیږی خیر دے جی، په دغے مونږ چا ته سوال هم نه کوؤ۔ هیڅ چا ته سوال نه کوؤ خو دا به خواه مخواه معلوموم په دے اسمبلئ کښې چه بهنی ولے ما ته نه ملاؤیږی او زما سره زما بل رور ته ملاؤیږی، ولے ملاؤیږی؟ غټو غټو لیډرانو ته ملاؤیږی او ما ته نه ملاؤیږی۔ دا بے انصافی ده، دا زیاتے دے جی او دا کوم چه د چیف منسټر ډائریکټیوز دی، په دے کښې د هم راسره انصاف اوکړی۔

په طریقه باندے د د دے تقسیم کیږی۔ زمونږ وزیر اعظم تلے وو، د یوس ایوب صاحب زه ډیر مشکور یمه په دے خبره باندے، یوه خبره کووم کومه خبره په چا کښې حق وی، ټهیک وی نو هغے خبرے به ټهیک وا هغه پسے زه لاړم، ما ورته اوونیل چه ګوره جی، وزیر اعظم صاحب ه تلے وو، دنیا خلق، په کمراټ کښې نے شپه کړے وه جی۔ جناب سپیـ صاحب، تاسو ته بیا وایمه چه زمونږه هلته جشن کمراټ په 7 تاریخ دے، که داسے څه خبره راغله نو دا ټول ایم پی اے ګان به راسره سکال خی چ کمراټ خو اووینی چه څه طریقه کار دے چه بهنی څومره ښانسته ځائے او په څه طریقه باندے، ټولو له دعوت ورکووم، چیف منسټر صاحب له دعوت ورکووم، خدائے د نے په دے خپل ځائے باندے برقرار ساتی، ټهیک ټهاک سړے او زمونږه خوښ دے۔ (تالیاں) او فنډ د نه راکوی۔ د چا نه فنډونه نه غواړم خو که دا چیف منسټر پاتے وو نو دے به خی مو سره جشن کمراټ ته، هغه به چیک کوی، هغه ته لږه اندازه به معلومه و جی۔ دا تاسو د اے این پی والا څو اوونیل چه مونږه هلته څو۔ څوک وا دلته راځو۔ (قہقہے) د شک او دغه خبره نے ما ته نه ده معلومه خو په غوږ واورمه او سبا هلته څو ------(قہقہے)

میاں افتخارحسین۔ سپیکر صاحب! دا نجم الدین چه کوم داسے ذمه وارے خبر په فلور باندے په غیر ذمه دارانه انداز کښې کوی، دا خو ښه خبره نه ده ------

جناب نجم الدین۔ دا جی غیر ذمه دارانه الفاظ دی چه اخبارونه لیکی، پر جی هلته پارلیمانی ګروپ کښې د مسلم لیګ ورکړے شوے که خی نو د دے مونږه به جی دا پیره دوئ له به هم روټئ کوؤ او چه کوم زما رو راخی، هغوی له به هم په یوه ورځ روټئ کوؤ ځکه چه ډبل روټئ ګانے نه شم کولے۔ چه په میاشت کښې یو هلته خی او بیا د هغه ځائے نه بل د راخی او بیا دا هلته خی، هغه دلته راځی، د دوئ د پاره به مونږ په یوه و انتظام کوؤ د خیره سره او مونږ خو پراته بهائیګان یو، دلته به پراته یو خیره سره او ښه مضبوط پراته یو -------

میاں افتخارحسین۔ سپیکر صاحب! د سره بغیر د پریوتو نه بل څه علاج شته،

نه۔ دے د مجبورئ نه پروت دے۔

جناب نجم الدین: هاں جی، صفا اپوزیشن، مونږ شپږ کسان یو، صفا اپوزیشن، واضح اپوزیشن مونږ به دلته یو د خیره سره، دے باندے به خپله طریقه کار جوړوو۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دوئ پکښې د نوابزاده صاحب نه منی په دے صفا اپوزیشن کښې؟ (قہقہہ)

جناب نجم الدین: شپږ کښې مے ونیلی دی جی، پته نه لگی که دا چرته وزیر خزانه شی نو هغه هم پته نه لگی جی، هیڅ پته نه لگی، مونږ به هم ناست یو دلته، خیر تماشه کوو، گورو خو جی زه دا وایم چه وزیر اعظم هلته تلے وو، ما خبره کوله هلته نے اعلان اوکړو چه د نیشنل هائی وے نه به دا روډ جوړوم۔ بیا زه یوسف ایوب صاحب له راغلم۔ هغه دا چټهئ په هغے کښې کړے ده وزیر اعلیٰ صاحب ته۔ د وزیر اعلیٰ هم هلته شپه وه جی په ټینټ کښې او د وزیر اعظم هم شپه وه او ډیر خانسته خائے دے او د هغوی ډیر خوښ شوے دے۔ سکال مے دا آوریدلی وو، وزیر اعلیٰ صاحب وائی چه هلته Tent Villages جوړوم نو زما خیال دے، ما ته کمشنر صاهب ونیلی وو ما ونیل که جی د دے روډ متعلق د خدائے د پاره جی، وعده نے هم کړے ده چه د پاکستان وزیر اعظم وعده اوکړی او هغه پوره کوی نه، نو د دے مطلب دا دے چه داسے بیا دا ټولے وعدے گپ دی خکه ما دلته دا هم اوریدلے دی چه دلته وزیر اعظم صاحب راغلے وو او د نهه ارب روپو اعلان نے کړے وو، که د اته ارب روپو وو، شپږ جی ونیل، دوه ارب روپئ د بجلئ شوے، دوه د روډونو شوے، څه د پشاور شوے، زه منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چه په هغے کښې څو روپئ لگیدلے دی؟ د هغے وضاحت د مونږ ته اوښائی چه هغه دا څو پروسکال، یو کال نے اوشو چه د هغے اعلانات شوی دی خکه چه که د هغه پکښې یو خل باندے اعلان کیږی نو دغه جی کمبراټ د کوهستان دا روډ دے، دوئ په خصوصی طریقه سره په دے کښې شامل کوی جی؟ بل جی دا ډوب دریا او د دوبندو روډ سی اینډ ډبلیو جوړ کړے دے، منسټر صاحب راپاڅیدلے وو، ونیلے چه بهنی د خلقو د زمکو پیسے دی، لږ کښینئ جی، دا

خبره واورئ، د زمکو پیسے دی، دا به ورکوؤ۔ هغه پیسے تر اوسه پورے جی دغه یو، یو نیم کال اوشو، خلقو ته نه دی ملاؤ باقی جی زما دا Notes څوک اخلی جی؟ جناب سپیکر صاحب! څوک نے لیکی، ما ته د هغه سرے اوښانی۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): سپیکر صاحب! ده پکښ د نوټ کولو خبره له نه ده کړے۔ د پارټو او دے سائډ ته راتلل او هغه بحث له کوی کنه، که د هغے نه قلادرشی نو بیا به نے لیکو۔

جناب نجم الدین: جی ما څه ونیلی وو جی؟ دا د اول پاڅی، ما ته د دا واورئ۔----- (قهقهه)

وزیر مال: نو خو هم دغه نے اشارتاً خبره اوکړه چه مطلب نے دا دے چه اے این پی به دلته راځی او دا نور به هلته ځی۔ داسے مے ونیل اشارتاً -----

جناب نجم الدین: که د روډ خبره مے کړے وی، د وزیر اعظم، د ده د وزیر اعظم خبره مے کړے ده چه بهنی شپږ ارب روپو اعلان نے کړے دے، تا اولیکل او که د او نه لیکل؟ دا به ما له صبا جوا ب راکوے چه په دے کښ تا څومره خرچ کړل په دے صوبے کښ؟ صبا به ما له جواب راکوے----

وزیر مال: هسے خاص ضروت نے نشته۔ زما خیال دے، کال له به پکښ بیا ټائم ملاویږی -----

جناب نجم الدین: او پیر محمد صاحب، دغه خانے نه پاڅه را پاڅه مه، صبا بیا زما ملګرے یے او دلته را روان یے۔ (قهقهه) نو دلته راروان یے، د هغے مطلب دا دے چه د اوس نه تعلقات ښه برابر ښه دی۔ (قهقهے) نو جی زه زیاتے خبرے نه کووم۔ زه ستاسو په وساطت سره دا درخواست کوومه چه هغه بله ورځ سلیم خان، بی بی راته ونیل چه صوابئ روډونو له لاړشئ چه پرون جی مونږه هلته لاړو، زمونږه منسټر صاحب هم راسره وو، ټولے محکمے ونیل چه روډونه ښه دی، وائیل نے بالکل ټهیک دی، مونږ ونیل چه خراب دی، ټهیک نه دی جوړشوی۔ پرون وزیر اعلیٰ صاحب تلے دے، هغه پخپله باندے اوونیل چه دا ټول خراب دی۔ په دویم ځل نے آرډر ورکړو۔ زمونږ دا

پوزیشن دے چه مونږه خبره یو څه وایو، هغه به بل څه وانی۔ خو زما دا درخواست دے، ما جی هغه بله ورځ هم، ایجوکیشن منسټر صاحب ناست دے، زه به د هغه سره دا خبره کووم، دا د چیک کوی چه په دیر کښې په ایک سو پچاس کلومیټر فاصله کښې په ایک لاکھ، پچاس هزار آبادئ کښې یو ماډل سکول د جینکو شته دے، نور د جینکو ماډل سکولونه نشته، نو دومره بے انصافی نه ده پکار۔ زمونږ سره د څه ذاتیات نه کوی خکه چه مونږه څلور، پینځه کسان اپوزیشن یو چه دا هم دوئ خراب کړی نو بیا به دوئ د اپوزیشن سره داسے کوی؟ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Ayub Afridi, MPA, please. Ayub Afridi, MPA, please.

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر! مجھے کل کیلئے وقت دے دیں۔ میں نے تو آج کیلئے نام نہیں دیا تھا۔ پرسوں کیلئے سر، پرسوں کیلئے دیدیں۔

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ۔ جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یم چه تاسو ما له په دے ضمنی بجټ باندے د اظهار خیال موقع راکړه۔ هغه بله ورځ خو تاسو نه خفه شوے وومه او درے څلور ورځے ما دعاګانے کولے چه دا سپیکر صاحب د خدائے بیا واپس ګورنر کړی چه مونږ ته پکښې چانس ملاویږی۔ بهرحال زه ستاسو شکریه ادا کوومه۔ موجوده بجټ په موجوده حالاتو کښې چه زمونږ په سرحداتو باندے چه کوم افراتفری ده، زمونږ په سرحداتو باندے د دشمن ارادے نیکے نه دی، په دے کښې هغه که مرکزی بجټ دے، که صوبائی بجټ دے، چه کوم ښه ښه کارونه نے کړے وی، زه به د هغے تعریف اوکړمه۔ جناب سپیکر! د دے دا چونګیانے، دا آکټرائے چه نے ختم کړے دی، په دے کښې د بے ادبئ، لوټ مار او د آزارنه خلقو ته نجات ملاؤ شوے دے۔ زما رونړو په دے باندے څه اعتراضونه اوکړل چه سوله هزار کسان بے روزګاره کیږی خو دلته کښې کروړها خلقو ته نجات ملاؤ شو او تاسو ته

پته ده، تاسو د دے سره پخپله مخامخ شوی وئ چه یو گاډے به چرته خراب شو او په بل گاډی کښ به ئے واچولو نو د هغے به ئے پیسے ترینه اوښکلے۔ یو گاډے به مخکښ تیر وتو نو یو لس، شل جرمانے به ترے اخستلے۔ نو دا یو ښه اقدام دے۔ د دے نه علاوه د زمونږ حکومت چه د ټریکټر سکیم کوم اعلان کړے دے نو وړو زمیندارو ته به انشاء اللّٰه تعالی ډیره ښه فائده اورسی او د زراعت په ترقئ کښ به انشاء اللّٰه تعالی د خلقو د پاره باعث فائده وی۔ د دے نه علاوه دا کلاس فور د پرائمری سکولونو چه دی، د هغوی چه کوم تنخواگانے بړهاؤ شوے دی یا د هغوی د مستقبل د پاره چه کوم منصوبه بندی کیږی، دا هم ډیر ښه پروگرام دے۔ د دے نه علاوه ملاکنډ رورل ډیویلپمنټ پروگرام، ملاکنډ یو پسمانده علاقه ده او زما په خیال په دے ټولو ډویژنو کښ د ملاکنډ نه زیاته پسمانده علاقه نشته دے، په دے کښ د ملاکنډ ډویژن د ترقئ د پاره چه کوم پروگرام جوړ شوے دے، منصوبه بندی شوے ده، دا هم ډیره ښه قابل ستائش ده۔ د هائیډل پاور د ترقئ د پاره د SHYDO د Up- gradation چه کوم پروگرام دے، دا هم ډیر ښه پرگرام دے خکه چه دلته کښ وسائل شته دے او د هغے د پاره SHYDO چه کوم دوئ Up-gradation کوی نو انشاء اللّٰه تعالی دے سره په هائیډل کښ به زمونږ دغه شی او زمونږ د بجلئ کمے به هم پوره شی۔ جناب والا! دے سره سره زه خپل لږ غوندے معروضات پیش کوومه۔ د درے څلورو کالو نه په پرائمری سکولونو باندے دوئ پابندی لګولے ده او د هغے ټولو نه زیات نقصان زمونږه غرنیزو علاقے ته رسی۔ خمونږ په غرنیزو علاقو کښ خنی خنی داسے بانډے دی، داسے دیهاتونه دی چه پنخوس شپیته کورونه په یو خائے کښ خلق آباد دی او په غرونو کښ آباد دی او واوره غورزیږی، د دے نه مخکښ دوئ مکتب سکولونه د هغوی نه کټ کړل او عجیبه خبره دا ده، وئیل ئے چه زمونږه بچی د سکولونو نه واپس کورته راغلل۔ جی زما په خیال په دے پاکستان کښ واحد علاقه ده چه زمونږه بچو په دغے کښ سبق وائیلو او چه کله سکولونه ئے ترے کټ کړل نو هغوی واپس راغلل دغه ته۔ نو زه ستاسو په وساطت سره گزارش کووم، ما مخکښ هم وزیر تعلیم صاحب سره خبره کړے وه، ما له ئے Assurance

راکړے وو خو په هغې تر اوسه پورې څه عملدرآمد نه دے شوے نو کم از کم زمونږ د علاقې د پاره د پرائمری سکولونو اجازت د اوشی او دے علاقو کښې د پرائمری سکولونه قائم کړے شي۔ د دے نه علاوه په صحت کښې زمونږ هغه خبره به زه بیا اوکړم چه غرنیزه علاقې دی او هلته کښې د سړکونو نه ډیر لرے دی۔ پخوا په داسے علاقو کښې والئ سوات وړے وړے ډسپنسرۍ جوړولے او د هغې نه د دے وړو وړو کلو خلقو به استفاده کوله۔ زمونږ پاکستان چه راغلے نو نه صرف ئے هغه ډسپنسریانے ختمے کړلے بلکه په نورو باندے هم پابندی لګولے ده۔ نو د دے د پاره زه اسفندیار ته تجویز ورکوم چه زمونږ کم از کم دے علاقو کښې څکه چه واوره اوشی نو خلق بیا سړک ته یا هسپتال ته د مریض د راتلو څه ګنجائش، څه بندوبست نه کیږی جی۔ د دے نه علاوه زمونږ په علاقه کښې ډیر پسمانده علاقه ده، دوه درے پیرے ما په دے اسمبلۍ کښې د میرے د هائی سیکنډری د پاره د Up-gradation باره کښې د هغه اړخ نه کله یو جواب، کله بل به هغوی راکړو۔ کله به ئے ونیل چه د دغه Criteria نه ده برابر، فاصله ئے دغه ده حالانکه فاصله ئے بیس کلومیټر ده او دلته به دوئ اته کلومیټر ښوله۔ نو کم از کم دا د میرے هائی سکول له د هائیر سیکنډری درجه ورکړے شي۔ بل جی په سوات کښې یو دغه علاقه ده چه په هغې کښې ځنګلات ډیر وو او بیا په شانګله، خصوصاً زمونږ په علاقه کښې په شانګله کښې تقریباً چهبیس فیصد علاقې ځنګلاتو نه دغه دی او چونکه سوائے د لرګی نه د بلولو بل څه ذریعه نشته دے نو خلقو پرے داسے شروی کړے ده چه هغه ځنګلات ټول تباه شو۔ زمونږ وزیر اعظم صاحب د دے سوات او د ملاکنډ د پاره د سوئی ګیس اعلان کړے وو لیکن تر اوسه پورے څه عملدرآمد او نه شو۔ دلته کښې چرته سوئی ګیس راوړے شی نو دا قومی دولت به د تباهۍ نه بچ شی او دغه جی د ځنګلاتو یو ونه چه ده، هغه تقریباً د سلو نه والا تر یو نیم سل کالو کښې دغه ته رسی، نو دا ونے چه کټ شی نو کم از کم که د دے په ځائے نوے Plantation کیږی نو هغه به چرته سل یو نیم سل کاله روستو به غټیږی او بل قیمتی دومره دے چه د تیلو نه زیات قیمتی دے۔ نن صبا زما په خیال د دے

دا لرگے پانچ چھ روپے فٹ دے نو تیلونه هم زیات قیمتی دے نو د دے خنگلاتو د تحفظ د پاره، د سوات د پاره خصوصی د سونی گیس بندوبست پکار دے۔ د دے نه علاوه په سوات کښں سلک اندسٹری چه وه، ڈیره ښه په ترقئ چلیدله او زرگونو خلق د دے اندسٹرئ سره په روزگار شوے وو، سابقه حکومت داسے څه پروگرام جوڑ کڑو، زرداری صاحب چه په دے دغه باندے خپله څه د ٹیکس وغیره خبره شروع کڑه او چه هلته کله هغه خلقو څه جوڑ نه شو نو مکمل دغه باندے پابندی اولگیدله نو اوس د سوات سلک اندسٹری بالکل، Completely بند ده جی۔ په دے باره کښں زما دا تجویز دے جی چه دے سلک اندسٹرئ د ترقئ د پاره که هغه باندے پابندی وی نو نور څه داسے مراعات د ورله ورکڑے شی، په بجلئ کښں د ورکڑے شی، په بل شی کښں د ورکڑے شی چه کم از کم دا زرگنه خلق چه بیروزگاره شوی دی، دوئ په روزگار شی۔ د دے نه علاوه سر، زما په دے علاقه کښں، زه چه ممبر شوے یمه بلکه زه 1987-88 کښں ممبر ووم جی، بیا دا دریمه که څلورمه پیره ده زما د ممبرئ جی خو د بشام خوازه خیله روڈ جوڑ نه شو جی۔ هره پیره مونږه حکومت سره خبره کوو، ADP کښں ئے شامل کڑی، پنځه شپږ کلومیٹره پکښں جوڑ شی، بیا ئے دوئ کٹ کڑی۔ بیا وائی چه دا مونږ د جاپان په تعاون سره یو پروگرام یعنی Shanglapar Integrated Programme کښں شامل کڑے دے۔ میر افضل خان صاحب به مونږه ته هر وخت سنڈوو چه دا ستاسو پروگرام دے، هغه پروگرام لاڑو، ورک شو او هغه سڑک پاتے شو۔ بیا د هغے نه روستو یو مالاکنڈ پیکج وو، هغه مالاکنڈ پیکج هم ختم شو۔ اوس دا-----

جناب محمد کریم، جی دا په ښه بجٹ کښں راخی، که څنگه ناکاره بجٹ کښں راخی؟

جناب نجم الدین، هسے جی دا ښه ئے درے منٹه تقریر اوکڑو او د دے خراب دا ٹائم نوٹ کوئ جی، نیمه گھنٹه خو اوشوه۔

جناب محمد ظاهر شاه خان، دا زمونږه وزیران صاحبان دا، باچا، ستا نوکری په ځائے ده، ته ولے ویریږے چه زه موجود یم، تا څوک د وزارت نه نه شی

لرے کولے د خدائے په حکم سره۔ (مداخلت) زه نور ولی باچا ته وایم جی، تا ته نه وایم۔ (مداخلت) بس زه دے روډ باره کښې یوه خبره کوومه جی۔ صرف د روډ باره کښې یوه خبره کوومه نو ما ته دا خبره، یوه ښځه وه، د هغے خاوندان به مړه کیدل جی نو هغے وئیل چه زما نکاح د ډیرو سره اوتړئ۔ نو دا خل زما بیا هم شک دے چه د ملاکنډ دا پروګرام به شروع شی ځکه چه څلورمه پیره ده او هره پیره دا روډ پاتے کیږی۔ مخکښې دے Crash Programme کښې نے شامل کړے وو۔ وانی دا مونږه په ملاکنډ پروګرام کښې کوؤ نو دا د سوات لنډاکی روډ هم په هغے کښې شامل دے لیکن هلته باقاعده کار کیږی۔ هغه زمونږه روډ نے لرے کړے دے۔ نو زه ستاسو په وساطت دا درخواست کووم چه د بشام خوازه خیلے روډ د یقینی اوکړے شی۔ د دے نه علاوه جی په پبلک هیلته کښې زمونږ په سوات کښې هیڅ نوے سکیم نه دے راغلے حالانکه ستاسو چه کوم سرکاری اعداد و شمار دی، په سوات کښې په شانګله کښې 60 % خلق خو د اوبو نه محروم دی جی۔ باقاعده سرکاری اعداد و شمار دی او سکال دوئ هلته په پبلک هیلته کښې مونږ له یو سکیم هم نه دے راکړے۔ جی مونږه ستاسو په وساطت سره Request کوو چه کم از کم د اوبو بندوبست کولو د پاره ډیر کوشش پکار دے۔ د دے نه علاوه جی دا د اوړو پرابلم په دے مخکښنی کال کښې او په دے وخت کښې ډیر پیدا شوے دے او زمونږه شانګله علاقه کښې غنم دومره نه کیږی، ډیر کم کیږی او زیات جوار کیږی او نن سبا خلقو جوار اوړول او جوار پخول پریښے دی نو زمونږه وزیر صاحب ډیر ښه سړے دے او مونږ سره همیشه تعاون کوی خو اصل خبره دا ده چه دے چه کوم تقسیم کوی، د میلونو په حساب کوی، د آبادئ په سر نه کوی۔ زمونږه دا سفارش د اومنی او مونږ له د د آبادی په لحاظ سره غنم راکړی، وران غونډے مل دے، کله روغ وی او کله وران وی، نو مونږه له د د آبادئ په لحاظ سره جی دا غنم راکړی۔ په چارسده کښې اوګورئ، په هری پور کښې اوګورئ، په حویلیاں کښې اوګورئ، هلته ملونه ډیر دی او دغه دغه دے جی۔ په آخر کښې سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه ادا کوم۔ ډیره ډیره مهربانی۔ والسلام۔

: Speaker: Honourable Aurangzeb Khan, MPA, please.

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! شکریہ کہ آپ نے مجھ ناچیز کو وقت د
جتنی تقریریں آج تک ہوئی ہیں، یہ چوتھا دن ہے بجٹ پر اور آج ضمنی بجٹ پر پہلا
ہے لیکن میں نے کوئی Notes نہیں لیے، میں نے کوئی تیاری نہیں کی اور
Extempore, فی البدیہ بات کروں گا۔ محترم سپیکر صاحب! جو کچھ معزز ممبران نے بج
تقریر میں کہا، جیسے اب میرے بھائی، محترم ظاہر شاہ صاحب نے ایک چیز نوٹ کی ہے
چاہے وہ اپوزیشن کا ممبر تھا یا وہ حکومت کا ممبر تھا، سب نے اپنے اپنے حلقے کی بات
ہے، سب نے فریاد کی ہے اور سب نے دکھ بھرے اور دردناک لہجے میں بات کی ۔
جیسے کہ ابھی ظاہر شاہ صاحب نے صرف دو، تین منٹ اسلئے فارمل تقریر کی بجٹ
حق میں کیونکہ وہ حکومتی رکن ہیں، اسے مسترد نہیں کر سکتے، اسے بُرا بھلا نہیں کہہ
باقی وقت انہوں نے اپنے حلقے کی فریادیں، حقیقتاً جو دکھ انہیں محسوس ہوا، بیان کیا
یہ بھی کہا کہ وہ چوتھی دفعہ منتخب ہو کے آئے ہیں لیکن ان کی ایک سڑک ابھی
نہیں بن رہی۔ تو میری درخواست ہے حکومتی ممبران سے اور میں اس عظیم شخصیت
پیروکار ہوں محترم سپیکر صاحب، جن کا میں معتقد ہوں، ابوالکلام آزاد کا جب 1921 م
ان پر غداری کا مقدمہ چل رہا تھا تو انہوں نے رانسی کے قلعے میں نظربندی کے وقت ای
لفظ کہا تھا کہ "میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں"۔ محترم سپیکر صاحب! محترم وز
اعلیٰ صاحب نے جو بجٹ تقریر کی، انہوں نے جو ADP پیش کیا اور جو وائٹ پیپر ہمیں
ملا ہے اور شائع ہوا ہے تو میں بھی سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ یہ وائٹ پیپ
نہیں ہے، یہ بلیک پیپر ہے۔ محترم سپیکر صاحب! یہ ایک شہنشاہ نے یا ایک بادشاہ نے اپ
لئے ایک سال کا پروگرام بنایا ہے۔ میں ایک بات دوسری بھی کہدوں، میں سوچ رہا تھا
کس طریقے سے یا کس زاویے سے میں اپنی بات شروع کروں گا۔ پہلے تو جی چاہا
ایک لطیفہ سنا کر بات شروع کروں، پھر شعر ذہن میں آئے۔ تیسری بات میرے ذہ
میں یہ آئی کہ میں دس منٹ کیلئے یا جو بھی آپ مجھے وقت دیں یا پانچ منٹ کیلئے میں اس
سوگ اور اس دکھ میں خاموش کھڑا رہوں گا۔ پھر میں نے سوچا کہ واک آوٹ کر جاؤں
اور کچھ بھی نہ کہوں لیکن محترم سپیکر صاحب، جب میں نے ADP دیکھا اور بدبختی سے
ساتواں یا چھٹا سال ہے کہ جب بھی ADP دیکھتا ہوں تو کبھی آفتاب خان کی تلوار چل
جاتی ہے اور کبھی مہتاب خان کا نیزہ چل جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں اُس دکھ بھرے

لہجے یا تکلیف میں جیسے کہ زرین گل خان نے تقریر کی تھی کہ وہ سن 1985 سے ستم رسیدہ چلے آ رہے ہیں اور میرا یہ ساتواں سال ہے محترم سپیکر صاحب، کہ میرے حلقے میں شیرپاؤ خان نے صرف پانچ لاکھ سے بار روم کا ایک کمرہ تعمیرکرنے کا اعلان کیا تھا۔ ٹھیکیدار نے اس خوش فہمی میں یا ان کے وعدوں میں آ کر کام شروع کیا لیکن وہ کھنڈر کھڑا ہوا ہے، ٹھیکیدار کو پیسے نہیں ملے۔ ابھی تک صرف پانچ لاکھ روپے کا میرے حلقے میں ان سات سالوں میں حکومت نے یہ کام کیا ہے۔ محترم سپیکر صاحب! اب آپ اس ADP کو اُٹھا کر دیکھیں، یہ 3/4 چیف منسٹر کے ڈائریکٹیو پر مشتمل ہے اور صرف 1/4 فارن ایجنسی یا Foreign countries نے جو Loans دیئے ہیں یا جو Aid دی ہے، یہ پورا اے ڈی پی اس پر بنا ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں محترم چیف منسٹر صاحب سے کہ ایک امانت قوم نے آپ کے سپرد کی تھی، قوم نے ہمیں یہاں بھیجا، ہم نے آپ کو Elect کیا، اب آپ ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ آیا آپ اس امانت کو صحیح طور پر لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ جب وزیر اعلیٰ نے حلف اٹھایا تو انہوں نے اپنی پہلی بجٹ تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ گزشتہ دور میں جو ظلم ہوئے تھے، جو ناانصافیاں ہوئی تھیں، وہ اب نہیں ہوں گی۔ جو ڈاکو، چور اور لٹیرے بیٹھے ہوئے تھے، میں بڑے ادب کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی کیبنٹ کی میٹنگ بلائیں، اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ بلائیں اور پھر ان کیبنٹ ممبرز کو دیکھیں اور پارلیمانی پارٹی کے ممبروں کو دیکھیں، شکر ہے کہ یوسف ایوب صاحب آ گئے ہیں، تو محترم سپیکر صاحب، آپ کو چار وزراجنہیں گزشتہ دور میں آپ چور کہتے تھے، جنہیں آپ ڈاکو کہتے تھے، جنہیں آپ لٹیرے کہتے تھے، تو انہوں نے جب بھی تقاریر کی ہیں تو پیپلز پارٹی کی گزشتہ دور کی خرابیوں اور برائیوں کو بنیاد بنا کر اپنی تقاریر کی ہیں، اُسی دور کے چار وزیر آپ کی کابینہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ پہلا اچھا کام یہ کیجئے کہ ان وزیروں کو اس طرف بھیج دیجئے اگر وہ چور ہیں لیکن اپنی متزلزل، غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی حکومت کی بنیاد مستقل کرنے کیلئے یا مضبوط بنانے کیلئے آپ نے انہی چار چوروں کو اپنا ممبر بنایا ہوا ہے اور انہیں ساتھ بٹھایا ہوا ہے۔ محترم سپیکر صاحب! چوک یادگار کی تقریر یا کسی جلسے کی تقریر الگ ہوتی ہے، اسمبلی میں بیٹھ کر کرنے والی بات الگ ہوتی ہے۔ اس بجٹ تقریر کے دوسرے صفحے پر محترم وزیر اعلیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ "ہم عوام کی عزت نفس بحال کرنے کیلئے اس ایوان میں آئے ہیں"، میں وہ آپ کو ذرا پڑھ کر

سناتا ہوں۔ محترم سپیکر صاحب! ان کی تقریر میں جی عوام کی عزت نفس اور وقار ک
ان کی پہلی ترجیح ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اکثر معاشرتی بیماریوں کا یہی موثر علاج
حکومت کی جانب سے عوام کی سماجی اور اقتصادی ترقی کیلئے اقدامات کرنا ان
احسان نہیں بلکہ یہ عوام کا حق ہے۔ لمبی چوڑی بات ہے محترم سپیکر صاحب، عز
اب عزت نفس کیا ہے؟ محترم سپیکر صاحب! کہ مجھے میرا حق نہیں مل رہا اور سب
اسمبلی، تراسی ممبران اسمبلی میں سے دو، تین کو نکال دیں جو حکومت کے ہیں، سب
چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ میرے حلقے میں یہ کام نہیں ہوا، سکول نہیں ہیں میرے
میں، سڑک نہیں ہے، پینے کا پانی نہیں ہے، تو یہ عزت نفس ہے؟ آپ عوام ک
کرتے ہیں اور آپ یہاں خواص کا حال دیکھیں، ممبران کا حال دیکھیں جنہیں آپ
ممبرز کہتے ہیں اور جیسے آپ معزز ایوان کہتے ہیں، اب یہ چیزیں کہاں اٹکی ہوئی ہیں؟
سپیکر صاحب! محترم یوسف ایوب صاحب سن رہے ہیں، ہمیں کہا گیا کہ پچاس
لاکھ روپے، انہوں نے بڑے زور دار طریقے سے کہا تھا گزشتہ دور میں کہ ہر ممبر کو
کاموں کیلئے ملیں گے، سال گزرگیا، کہاں ملے ہیں؟ پھر اعلان ہوا کہ سکیمیں بھیج
فائل بنا کر سکیمیں بھیج دیں، فائل بنا کر جناب، پھر حکم ہوا کہ ڈی۔ سی کے
جائیں، ان کے پاس گئے تو وہ کہتے ہیں کہ یوسف ایوب صاحب اگر ہمیں ٹیلیفون
تو ہم آپ کا کام کر دیں گے۔ یوسف ایوب صاحب کے پاس گئے تو وہ کہتے ہیں کہ
اعلیٰ کا سلام کرو، یہ عزت نفس ہے؟ ہماری یہ عزت نفس آپ بحال کرنا چاہتے ہیں؟ -----

. Yousaf Ayub Khan(Minister for Local Government): Speaker
ib! since he has taken my name, if you allow me -------

جناب محمد اورنگزیب خان، آپ بعد میں بات کر لیں جی، بعد میں آپ بات کر ل
فیصلہ یہ ہوا تھا کہ دوران Speech کوئی کسی کو Disturb نہیں کرے گا۔ آپ tes
لے لیں، میری بات ختم ہو جائے تو ------

جناب سپیکر، نوم چه تاسو اخلئ جی نو دا خو بیا کیږی۔ نوم ولے اخلئ؟

وزیر بلدیات، سر! نہ میں نے کبھی کسی کو اپنا سلام کرنے کیلئے کہا ہے اور نہ کہا
کہ چیف منسٹر کو سلام کریں جی۔ فنڈ کی Shortage تھی، ہم نے کوشش کی ہے کہ
نہ کچھ لوگوں کو ہم Accommodate کریں۔ Being a Minister, مجھے بھی

وطن" کے پچاس لاکھ روپے نہیں ملے جی اور نہ ہی ہم نے کوئی ایسی Commitment on the floor of the House کی تھی کہ ہر ایک کو پچاس لاکھ روپے دیں گے اور نہ ہی ایسی کوئی چیز ADP میں Reflected ہے کہ ہر ایم پی اے کو پچاس، پچاس لاکھ ملیں گے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! ADP میں 400 ملین روپے انہوں نے رکھے ہوئے ہیں "تعمیر وطن پروگرام" کیلئے۔ گزشتہ سال کی تقریر کی Attested copy آپ کے پاس ریکارڈ میں موجود ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ پرسوں، کل چھٹی ہے، پرسوں لے آؤں گا ان کی Attested copy جو انہوں نے Speech کی تھی۔ اور بات وہی آجاتی ہے کہ ایک دیہات میں لوگ ایک دوسرے کو بڑی گالیاں دیا کرتے تھے، ہر بات پر گالیاں ہواکرتی تھیں، آخر گاؤں کے بڑے مشران بیٹھ گئے، یہ لطیفہ پشتو کا ہے تو آخری بات میں پشتو میں کہوں گا، خدا کرے کہ ان کی سمجھ میں آجائے، انہوں نے کہا کہ ہر کوئی گالیاں دیتا ہے تو کوئی ایسی پابندی لگائی جائے کہ لوگ گالیاں نہ دیں۔ تو انہوں نے پچاس روپے مقرر کر دیئے کہ جس نے بھی گالی دی، اس پر پچاس روپے جرمانہ ہوگا۔ اب ایک مجھ جیسا دیہاتی غریب شخص جس کا ایک بیل تھا ہل چلانے کیلئے، صبح جب بیل کو اُٹھایا تو بیل اٹھتا نہیں تھا جی، بہت زور لگایا، اسے ڈنڈے وغیرہ مارے لیکن بیل نہیں اٹھتا تھا، جی آخر هغه پشتو کښې وانی چه یۓ خو یۓ خو پنخوس روپئ راسره نشته۔ تو میں یوسف ایوب صاحب سے یہی کہوں گا، Sorry, پھر نام لے لیا میں نے، میں بھی حکومت سے یہی کہوں گا۔۔ میں نے واپس لے لیا ہے نام۔

وزیر بلدیات: میں نہیں اُٹھتا، میں کچھ نہیں کہتا۔ (قہقہے)

جناب محمد اورنگزیب خان: میں بھی انہیں یہی کہوں گا محترم سپیکر صاحب، "کہ یئ خو یئ خو پنخوس روپئ راسره نشته خدائے شته" محترم سپیکر صاحب! اب ان کی حکومت ہے، میں کیا کہوں؟ 400 ملین روپے "تعمیر وطن پروگرام" کیلئے مختص ہیں۔ اسی حکومت کے محترم وزیر صاحب نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ ہر ممبر کو پچاس، پچاس لاکھ روپے ملیں گے۔ پھر میں نے اُٹھ کر والٹر سراج صاحب سے کہا تھا کہ آپ کا ذکر نہیں ہوا، آپ بھی کچھ کہیں تو پھر انہوں نے کچھ کہا۔ تو محترم سپیکر صاحب، میری Request ہے آپ کی وساطت سے اس حکومت سے کہ اب چار، پانچ دن رہ گئے ہیں، ڈی۔جی صاحب بار بار کہہ رہے ہیں کہ اگر مجھے متعلقہ وزیر صاحب فون کر دیں تو میں

ابھی پیسے ریلیز کر دیتا ہوں لیکن ابھی تک کچھ بھی نہیں ہوا اور یہ بجٹ کو دیکھتے ہیں اور اے ڈی پی کو دیکھتے ہیں تو یہی بات ذہن میں آتی ہے کہ

حیراں ہوں دل کو پیٹوں کہ روؤں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

شکریہ۔ جناب۔

Mr. Speaker: Haji Bahadar Khan, MPA, from Mardan, please.

حاجی بہادر خان (مردان): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زہ ستاسو شکر گزار یم جی۔ ضمنی بجټ باندے حاجی عدیل صاحب زمونږه ډیره ښه نمائندگی اوکړه او په هغے باندے ډیر بحث هم اوشو خو مصیبت دا دے چه زمونږ د حلقے خلق وائی چه تاسو خبرے نه کوئ نو زمونږ خبرے مشران چه اوکړی نو بیا زمونږ ضرورت نه راځی۔ زمونږ صرف تکلیفات دا دی، حقیقت دا دے چه بجټ پاس شو، ضروری خبره چه ده، هغوی ډیر دی، مونږ لږ یو، بجټ به پاس کیږی۔ ظاهر شاه خان چه څنګه خبره اوکړه، که داسے دوئ پرون نه هغه بله ورځ زمونږ سره پاسیدلے وے نو ډیر خوند به نے کړے وے۔ په دے چه دوه منټه نے یو شان خبره اوکړه او لس منټه نے بل شان خبره اوکړه۔ زمونږ دا سوال دے جی چه زمونږه حلقے، حقیقت دا دے چه -----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! زما نوم ده واخستو نو زما په خیال بهادرخان ډیر زیات دغه کیږی، خیر دے تاسو دلته کښ که راځئ نو بیا به یو ځائے پاسو او کښینو۔ دیخوا راځه، خیر دے۔

حاجی بہادر خان (مردان): نه خیر دے، دا خو کیږی۔ کله به تاسو اخوا یئ، مونږه به دیخوا یو او کله به مونږه اخوا یو، تاسو به دیخوا یئ، دا کیږی، خیر دے۔ دیخوا نشئ راتلے۔ جناب! زمونږه د حلقو متعلق خبره به اوکړو۔ رومبئ خبره به زه اوکړمه د هیلته متعلق چه زمونږه په حلقه کښ زما په خیال یو هسپتال دے چه په هغے کښ یو قسم Rotation شروع دے چه مریضان نشته او د ډاکټر او د عملے یوه ډیره لویه غوښه شروع ده۔ نو زما

قسمت داسے خراب دے چه نن هغه منسټر صاحب هم نشته چه هغه دا خبره نوټ کړی۔ زمونږه قسمت خراب دے چه غیر منتخب سړے راخی په هسپتال کښې جندړے اچوی۔ ډی-سی ته پکښې رپورټ شوے دے او تر اوسه پورے زما په خیال چا هم تپوس اونکړو۔ کله ئے ایل ایچ وی بدلیږی، ډاکټر پاتے کیږی، کله ډاکټر خی، ایل ایچ وی پاتے کیږی۔ څه عجیبه غوندے قصه شروع ده، د کلاس فور غویمه جوړه ده۔ دا هسپتال تقریباً د 1964-65 نه مخکښے جوړ شوے دے او دا په "اپنی مدد آپ" جوړ شوے دے په لوند خوړ کښې، زمونږه مشرانو جوړ کړے دے۔ بیا په هغے کښې ډیر لوټے لوئے سیټهان راغلی دی د کراچئ نه، د یو خانے نه، بل خانے نه او زمونږه مشرانو راغوښتی وو۔ هغه هسپتال سرکاری دے خو په خدائے تاسو یقین اوکړئ چه په هغے کښې د اوبو ټینکی جوړه ده، موټر لگیدلے دے او تر نن تاریخه پورے هغه چالو نه شو، اوبه پکښې نشته۔ دا د لوند خوړ هسپتال دے۔ لوند خوړ زمونږه د مردان یو ډیر لوئے کلے دے، کم از کم ساټھ، پینسټھ هزار آبادی ئے ده۔ زه دے حکومت بنچونو ته دا خواست کووم چه د دے هسپتال متعلق د غم اوکړی۔ بل زمونږه د سړکونو حالات جی داسے دی چه زمونږه په لوند خوړ-شیرگړه روډ باندے یو درے پلونه دی او د بدقسمتئ نه زما په خیال چه آفتاب خان، فضل حق صاحب، ارباب جهانگیرصاحب، بیا ورپسے پیر صابر شاه صاحب او اوس سردار صاحب مونږ سره څو څو خله وعدے کړے وے چه په هغے پل کښې په حساب باندے، اوس هم هغه بله ورخ یو ایکسیډنټ پکښے شوے دے، دوه کسان پکښې زخمیان دی، یو مړ دے، چه په هغے کښې تقریباً زما د یاداشتو څه پینسټھ، سټر کسان مړه شو، سټوډنټان پکښې مړه شول د لوند خوړ کالج خو د نن تاریخه پورے هغه پل ته هیچ چا څه توجه ورنکړه۔ اوس خو سردار صاحب نشته دے خو یوسف ایوب صاحب شته نو د دوئ په نوټس کښې دا خبره راولم چه دے پل د پاره د مهربانی اوکړی، خامخا د په دے روان پروگرام کښې دا سپیشل دغه کښې واچوی نو خلق به ورته دعا کوی۔ دویمه خبره زما دا ده جی چه د زراعت خو هغه بله ورخ مونږه خبره کړے ده تقریباً خو بیا هم دے منسټر صاحب

ته وایم د تمباکو حالات چه نن سحر یو وفد راغلے وو، شهزاده صاحب خ
شی، د سوات نوم به اخلم، اوس یو تمباکو راوتی دی، Spade او سر
تمباکو، اوس کمپنو والا وائی چه مونږه به Spade اخلو او دا سوات
تمباکو به نه اخلو۔ زمیندار خو په دے باندے نه پوهیږی، خلقو Spade
کرلی دی او سواتی ئے هم کرلی دی، د دے لویه غویمه مونږه ته جوړه
سحر هم ډیر لوئے وفد راغلے وو، ونیل ئے چه مونږه ټوبیکو بورډ ته ن
مونږه ورته اوونیل چه زمونږه خو اسمبلی ده، نن نه شو تلے خو اسه
کښې به نن مونږه خبره اوکړو چه خامخا به دا تمباکو دوئ اخلی تاسو ن
دے چه اوس خو دا کرلے فصل مونږه بل خوا نه شو اوړے، د دوئ
تمباکو ډیر ګران خرڅیږی، کمپنو والا ئے بیا په بهر ملکونو ګران خرڅ
خو دوئ اوس دا شے پکښې مونږه ته جوړ کړے دے چه په مونږه تیځ
اولګیدو او دا تمباکو مونږه نه اخلو۔ دریمه خبره د سکولونو ما هغه بله و
کړے ده۔ شهزاده صاحب سره د خدائے ښه اوکړی، هغه خبره هغه زمو
ښه په اطمینان سره اوریدلے ده خو د سړکونو حالت زمونږه د ملاکنډ-مر
روډ ډیر خراب دے۔ کار پرے شروع وو، هر څه سامان ورله راغلے وو
نیمے نه زیات کار شوے دے او هغه دغسے کهنډر پروت دے۔ مونږه مردان
په جمال ګرهئ او یا په چارسده راتاویږو۔ د مردان-ملاکنډ روډ ډیرخراب
نو زه حکومت ته دا خواست کووم چه د دے روډ د کم از کم په دے P
کښې څه بندوبست اوکړی۔ والسلام۔

r. Speaker: Hon'able Iftikhar Ahmad Khan Matta, MPA, please.

جناب افتخار احمد خان: شکریه۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیر مشکور یمه چه مو
له مو په ضمنی بجټ باندے د خبرو کولو موقع راکړه۔ یوه خبره زه
ضروری ګنړم چه د دنیا په هر ملک کښې چه کله بجټ پیش کیږی نو ه
قوم او هغه خلقو ته څه ریلیف ملاویږی۔ بدقسمتی زمونږه د قوم داسے
چه د پاکستان او زمونږه د صوبے بجټ پیش کیږی نو په خلقو باندے بال
تندر راپریوځی، خلق بالکل د مرئ نه نیولے کیږی۔ نو زمونږه مشرانو
پرے ډیر زیات تفصیلی خبرے کړے دی او پوائنټ په پوائنټ باندے ئے خ

خبره کړے ده خو لکه مونږ له نه دی پکار چه مونږه پرے خبره اوکړو خو بیا هم درے څلور خبرے ضروری ګنړو د دے صوبے او د دے ملک د پاره څکه چه مونږه راغلی یو نو خامخا د څه مقصد د پاره راغلی یو- عزتمند مشره! زمونږه یو ممبر صاحب خو دا خبره کړے وه چه تقریباً د پینتیس ارب روپو زمونږه ټول بجټ جوړیږی- د پینتیس ارب بجټ پیش شو خو اکتالیس ارب زمونږه حق دے نو دا هم زبانی جمع خرچ دے- دا د خسارے بجټ دے- په دے کښې په Net profit باندے خبره شوے ده چه په هغے کښې مونږه ته د لس کروړو روپو دغه شوے دے چه متوقع چهـ کروړ دی نو دا چهـ کروړ هم مونږ ته نه ملاویږی- منډا ډیم باندے خبره شوے ده په بجټ کښې، دا منډا ډیم چه کوم دے، دا زما په حلقه کښې راځی- څه د شیرپاؤ خان حلقه ده او څه زما حلقه ده، بالکل د هغے په مینځ کښې ده- د دے تقریباً لس کالو نه مخکښے Sancation شوے دے، د دے پیسے منظور شوی دی- ما ډیرو اخبارونو کښې هم لیدلی دی، چهبیس کروړ روپۍ ورته منظور شوی دی- اوس خو نے په دے بجټ کښې دا خبره کړے ده چه چهیالیس لاکهـ روپۍ، نو د یو ډیم د پاره چهیالیس لاکهـ روپۍ، په هغےبا ندے خو زما په خیال د هغے هغه سروے هم نه کیږی جی- نو دا خبره ده چه کوم ځائے ته د دوئ خوښه وی، هلته کښې ډیر Preference ورکوی او چه کوم طرف ته ضرورت دے، هغه طرف ته هغوی هیڅ څه توجه نه ورکوی- بل اے جی این قاضی فارموله باندے خبره اوشوه، Constitution باندے خبره اوشوه، صوبائی وسائلو باندے خبره اوشوه، تعمیر وطن پروګرام باندے خبره شوے ده جی- لکه څنګه چه زمونږه د مردان ممبر صاحب اووئیل او اورنګزیب خان کوهاټ والا خبره اوکړه، دا تقریباً مخکښے خل هم د تعمیر وطن د پاره پیسے مختص شوے وے او اوس هم منظور شوے دی نو بد قسمتی دا ده چه زمونږه بعضے ممبرانو ته، دوئ خو په بجټ کښې دا اووائی چه تاسو له مونږه پیسے درکړے خو هلته د حلقے خلق او یا د هغه صوبے خلق دا خبره نه منی- دوئ خو مونږه ته راکړی په کاغذ باندے خو هلته خو مونږ ته ملاؤ نه شی- نو هغوی خو بے تعلیمه خلق دی، هغه خلق پوهه ول هم ډیر زیات

مشکل وی، دوه لکهه آبادی ده، هر سړی ته خو ته دا خبره نه شی کولے چه ما ته نے فنډ نه دے راکړے۔ د صوبے حالات خراب دی پکار خو دا ده چه یو ممبر ته، که هغه د گورنمنټ سائډ دے او که هغه د اپوزیشن ممبر وی، یو شان نظر اوشی۔ داسے ممبران شته چه ما ترے پخپله اوریدلی دی، نومونه نے نه اخلم، چه یو ته د کپ فنډ تیس لاکھ ملاؤ شوی دی، بل ته پنتیس لاکھ ملاؤ دی، بعضے ته ډیرے کمے زیاتے شوی دی، آئنده د پاره ورته هم ملاویږی نو دا یوه خبره ده چه مساوی تقسیم پکار دے۔ چه دوئ د جمهوریت خبره کوی، پکار دی چه ممبرانو ته مساوی په ښه نظر باندے اوگوری۔ بل د گومل زام خبره اوشوه، د زراعت، Hydel generation خبره اوشوه، د گدون امازئ د انډسټری خبره اوشوه۔ په دیکښ د صحت، ایجوکیشن، پبلک هیلته او زراعت د پاره چه کومے پیسے منظوری شوی دی، دغه پیسے خو پکار دی چه هغے له زیاتے ورکړے شی۔ زه به زراعت باندے یو دوه منټه خبره اوکړمه۔ زمونږه ټول ذریعه معاش په زراعت باندے دے او دلته غټ زمیندار خو نشته دے، د درے، څلور جریبو او پینځو جریبو د مالکانو خبره ده۔ هغے باندے په بجټ کښ او په ضمنی بجټ کښ خبره اوشوه چه ټیکسونه هغه زمیندار نه شی برداشت کولے، هغه زمکے خرڅولو ته هغه سړے بالکل جوړ شوے دے جی۔ Agriculture PEP programme کښ به جی زمیندارو ته پمپونه ملاویدل، پاور سپرے پمپ به ورته ملاویدل، ټریکټر به ملاویدل، په هغے کښ به دوئ ته چالیس فیصد سبسډی ملاویده، حکومت هغه پروگرام ختم کړو۔ د زمیندارو د پاره دغه یو پروگرام وو چه هغوی ته پکښ سهولت وو۔ دغه یو پروگرام به زمیندارو ته په آسانه طریقه ملاویدو او هغے کښ به هغوی ته سبسډ ی ملاویده، هغه هم دوئ ختمه کړه۔ زراعت د دوایانو خبره ده، په دے کښ جی اکثریت چه کوم دے، د پیښور ښار حلقو چه کوم کمرشل ایریا دی نو دوئ ته صحیح دوائی کیدے شی چه ملاویږی خو غټه خبره دا ده چه زمونږه د کلی علاقے کښ هغوی ته جی دویم نمبر دوائی، دا منسټر صاحب ښه سړے دے، دوئ خو کیدے شی چه بعضے خلق دغه نه وائی، د دے د پاره زما تجویز دے چه په دے باندے د ایگریکچرل

افسرته سخت د چیکنګ کولو دغه ورکړے شی او چه جاری اوساتی، داسے نه چه هغه وخت دوئ یوه انکوائری سټارټ کړی مطلب دا چه شے او نه شی، نو نه، جاری د اوساتلے شی۔ دلته کومه چه یوه لیبارټری ده، هغه د فعال کړے شی۔ دلته کومه لیبارټری چه ده، هغے کښ د دوه یا د یو څیز Analysis کولے شی، نور نه شی کیدے۔ کله چه دوئ ته د لیبارټرئ د پاره یو دغه ورکړے شی نو دوئ هغه لاهور ته دغه د پاره لیږی۔ نو لاهور کښ، دوئ خو، اکثر ګورنمنټ دا وائی چه مونږه سره لکه پیسه نشته دے په دے مد کښ، زمونږه د ملک مالی حالت خراب دے حالانکه دا خو یو ضروری شے دے خکه چه د زمیندارو د پاره دا دوایانے دی چه هر یو ګندم یا هر یو دغه بیج چه کوم دے، د دے ټیسټ زیات لازمی دے جی۔ بل مونږه جی دا د ډیزلو پمپونه لګولی دی، د بجلئ په مقابله کښ د هغے خرچه کمه ده نو هغوی ته به هم دا یو سبسډی ډیره ملاویده، هغه ډیزل هم دوئ ته ګران شو د بجلئ په مخکښے۔ نو پکار دی چه کوم د ډیزلو ټیوب ویلے دی، پمپونه دی یا د بجلئ، نو دے ته د خصوصی سبسډی ملاؤ شی نو دا به زمونږه د زمیندارو د پاره یوه ډیره لویه خبره وی او اقدام به وی۔ بله جی دے کښ یوه خبره دا ده چه ګومل زام، ډی آئی خان کښ راخی دا ډیم، نو لکه زمونږه مشرانو او نورو ممبرانو صاحبانو پرے هم خبرےکړی دی، که دے د ډی آئی خان زمکو ته اوبه، بجلی او ټریکټرز ملاؤ شی نو زما په خیال چه زمونږه د صوبے بل چا ته ضرورت د غنمو جی نشته۔ په آخر کښ جی زه یوه خبره کوومه، هغه په دے خبره ختمومه، د بجلئ په مد کښ ده، دا خبره د دے سره دغه نه ده خو لکه ډیر زیات تشویش دے، زما په حلقه کښ جی ډیر داسے دغه شته خو زه یوه خبره ډیره محسوس کوومه د ډیروخت نه حالانکه ما ټولو منسټرانو صاحبانو سره، ټولو سره دا خبره اوکړه، زما په حلقه کښ دله زاک کلی کښ د یوے میاشتے لسو ورخو نه بجلی نشته، یوسف ایوب صاحب، د یو میاشت، لسو ورخو نه جی زما بجلی نشته دے او بجلی ترے کټ کړے ده، د دے فوری طور د دوئ نه دا دغه کووم چه دا بجلی دوئ ته آزاده شی۔ هغوی ته جی اسی کسانو Payment کړے دے او هغه خلق په سخته ګرمئ

کښې دی، هغه زنانه جی د ګرمئ د لاسه ننګئ پرے رااوختے، ماشومان تباه و برباد شو، مهربانی د اوکړی چه د هغے د پاره فوری اقدام اوکړی ځکه چه هغے کښې زه کوم افسر له تلے یمه، هغه ټول بے وسه دی۔ نو دا وایم چه آخر مونږه دلته څه به کوؤ چه د حکومت هر یو مشینری چه کومه ده د بجلی په مد کښې بے وسه ده۔ آخرمونږه به کوؤ څه؟ نو ډیره مهربانی به هم وی۔ ما خو نورے خبرے د خپلے حلقے پریښودے، دغه یو څو ګزارشات وو چه ما د دوئ مخکښے ته راوستل۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Karim Babak Shahib, MPA, please.

جناب محمد کریم: سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر مشکور یمه چه ما ته مو په ضمنی بجټ باندے د بحث کولو اجازت راکړو۔ نو په ضمنی بجټ باندے خو خدائے شته که زه پوهیږم پخپله خو عدیل صاحب چه په کوم انداز کښې د ضمنی بجټ په حواله سره خبرے اوکړے نو ما سره هیڅ الفاظ نشته چه زه پرے هغوی ته خراج تحسین پیش کړم ځکه چه زما یقین دے چه هغوی په ریکارډ باندے دا تقریر چه کوم اوکړو، دا یو ریکارډ تقریر وو۔ زه به صرف دومره اووایمه چه زمونږه چه کوم محکمے یعنی تعلیم، ایریګیشن، پبلک هیلتهٔ، زراعت دی، زه خو به په دے په ضمنی ډیمانډ کښې په کټ موشن باندے خبره اوکړم خیر خو ظاهر شاه خان د حکومت په ستائینه کښې کوم بحث اوکړو نو زه به د ټولو نه اول دا یوه خبره اوکړمه چه ملاکنډ ډویژن کښې ګورنمنټ یوه مهربانی کړے ده او مونږه ته ملاکنډ ډیویلپمنټ پراجیکټ راکړے شوے دے۔ مونږ ته په تیرشوی وخت کښې هم پراجیکټونه راکړے شوی وو، که چرے دا د هغے په شکل کښې وی چه پراجیکټ به مونږ له راغلو، د بهر دنیا پیسے به وے، نو د بهر دنیا نه به ورپسے خلق هم راغلل یا به هغه د تنخواګانو په شکل کښې باهر لاړو، هغه پراجیکټ به زمونږه ختم شو۔ ګاډی به راغلل، په ګاډو کښې به هغوی هغه خپلے پیسے دغه کړے او ټول پراجیکټ به په هغه شکل کښې ختم شو او مونږ ته به په خپله ضلع کښې د یو افسر د تنخواه خومره پیسے هم ملاؤ نه شوے، نو که چرے په دے ضمنی

بجټ کښ د ملاکنډ رورل ډیویلپمنټ پراجیکټ په دغه شکل کښ وی نو دا هیڅ فائده نه لری- نو زه ستاسو په وساطت باندے دے موجوده حکومت ته خواست کوومه چه دا موجوده ملاکنډ رورل ډیویلپمنټ پراجیکټ چه کوم دے، چه دا په صحیح او ښه انداز کښ، چه کوم ملاکنډ ډویژن کښ څلور ضلعے دی نو دے کښ زما یقین دے چه دیر نشته، نو چه دا په ښه طریقه، که د آبادئ په بنیاد تقسیمیږی او که په څه خو چه په انصاف باندے هغه خلقو ته اوشی او چه که خلقو چا ته مینډیټ ورکړے دے نو کم از کم چه دغه شرکت پکښ زمونږ وی نو زما یقین دے چه دا پیسے به په ځائے اولگی- دے سره سره زه د مرکزی حکومت نه، چه په صوبائی حکومت هغوی په لوکل گورنمنټ باندے چه کوم گزار کړے دے نو دا د جمهوریت یوه حصه ده، ښه کار اوشو چه ډسټرکټ کونسلے ئے ختمے کړے ځکه چه یو څو ظالمانو ټهیکیدارانو به دا پیسے اخستے خو دے سره سره کم از کم اته زره خلق بے روزگاره شو، دے له به ئے یوه طریقه بله جوړه کړے وه خو دا گزار به ئے په صوبه نه کولو، دا پکار وه چه په بله طریقه باندے شوے وے، نو پکار ده او زما تجویز دا دے چه دغه اختیارات د صوبے ته واپس ورکړی او په هغه انداز کښ د ئے صوبه اوکړی چه په دے کښ د خلقو خیر وی- اگرچه په دے باندے عام خلق خوشحاله شوی دی خو په دے ډسټرکټ کونسل کښ چه کوم مزدوران او کوم خلق نوکران وو، هغوی ته ډیر زیات تاوان اورسیدو- زه ستاسو په وساطت سره د یوے بلے خبرے د جنگلاتو منسټر ته یو یادداشت ورکوم چه ای-آر-بی په ملاکنډ ډویژن کښ یو ډیره ښه اداره وه او هغه اداره ختمیدونکے ده، نو زه ستاسو په وساطت باندے دا خواست کوومه چه که په دے کښ څه کیدے شی ځکه چه دا د ماحولیات د پاره او د سیلگرئ د پاره یو ډیره ښه وسیله ده- زه به راشم، د خپلے علاقے بنیادی خبره به اوکړمه چه بونیر په ټول پختونخوا کښ یوه پسمانده علاقه ده او تر ننه پورے د درے کالو نه اے ډی پی چه پیش کیږی، پیش شوه، نو اول ځل باندے خو حکومت ته حالات خراب وو، په دویم ځل اے ډی پی کښ زما د امبیلے روډ ته یوه روپئ د On-going scheme د پاره ایښودے شوے وه چه دا د جاری

اوساتی خو دا پیرے پکښ هغه اته آنے هم نه دی ایښودے شوے۔ دغه شان زمونږه که د چملے آمازنی روږ دے نو اوس هغے کښ کارکیږی خو هغه میټیریل چه کوم دی، هغه ټول ناقص دی نو پکار دی چه د دے غور اوکړے شی۔ زه د ټولو نه خوش قسمته سړے هم یمه او بد قسمته هم یمه ځکه چه دا ټول ممبران ژاړی او وائی چه مونږ له نے پچاس، پچاس لاکھ د اے ډی پی را نکړلے، څوک وئی ما له نے بیس لاکھ راکړے او څوک وائی تیس لاکھ راکړے۔ اللّٰه تعالیٰ وائی قرآن شریف کښ چه زه بعضے وخت کښ به تاسو نه داسے کار صادر کړمه چه هغه به تاسو ته بد ښکاره شی، بعضے وخت کښ به زه داسے کار صادر کړمه چه هغه به تاسو ته ښه ښکاره شی، نو تیر شوی ګورنمنټ د پیپلز پارټئ ما سره بد کول خو هغه زما د پاره ښه شو او زما په پی ایف۔ 63 کښ هغوی د تراسی کروړو روپو ډیویلپمنټ کارونه روان کړی وو، په هغے کښ 75 % کار شوے دے، په هغے کښ 30 % کار شوے دے، په هغے کښ 20 % کار شوے دے نو زه ستاسو په وساطت باندے دے موجوده ګورنمنټ ته خواست کووم چه هغه جاری سکیمونه، ځکه چه دا د وزیر اعظم صاحب هدایات دی چه جاری سکیمونو ته وده ورکړئ نو شاید چه ما ته په هغے کښ څوک یقین دهانی راکړی۔ په آخر کښ زه یوه بنیادی خبره دا کووم چه زرعی ټیکس، چه کوم ظالمانه ټیکس اولګیدو، زه د خپل طرف نه، یقینی خبره دا ده چه مونږ په دے، ځکه چه دا ټول پښتونخوا کښ څومره چه دلته دی، دا ټول پښتانه دی نو زه د حکومت په بنچونو چه کوم خلق ناست دی، دوئ به سبا چه ځی دے خپلو کورونو ته، نو دوئ ته به دا زمیندار څه وائی چه یو کور د سنګ مرمرو جوړ دے او یو کور د خټو جوړ دے، اووه مرلے کور د خټو دے او اووه مرلے د سنګ مرمرو دے، دا خلق به آخر دغه خلقو ته څه جواب ورکوی؟ خو پکار دی، ستاسو په وساطت باندے زه دے پریس والا ته وایم چه خواه مخواه دا په نوټ راولی چه کم از کم دا خلق دا اوګوری چه په دے ظالمانه ټیکس کښ چا د دے قوم ملګرتیا اوکړه او چا د دے قوم مخالفت اوکړو۔ په آخر کښ زه یو وارے بیا ستاسو ډیره شکریه ادا کووم خو داسے منسټران شته چه هغه منسټران د دے

پختونخوا صوبے د پاره دی خو خنی حد کښې هغوی زما په حلقه کښې یو سړے په لائیوسټاک کښې چه هغه دیارلس خله بهرتی کړے شوے دے، زه نه پوهیږمه، دلته به شاید چه هغه منسټر ناست وی، هغه به پرے پوهیږی هم، نوم ئے نه اخلم خو دومره قدرے کار دے چه آیا دے د دے د پاره منسټر دے چه صرف زما په حلقه کښې به خلق بدلوی، رابدلوی؟ او داسے منسټران پکښې هم شته چه ډائریکټ، د چیف منسټر په ډائریکټیو باندے پیسے د ډسټرکټ کونسل نه اوباسی او زما په حلقه کښې ئے لګوی، نو ستاسو په وساطت زما دے چیف منسټر صاحب ته خواست دے چه کم از کم دا ظلم د ما سره نه کوی۔ والسلام، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جناب توفیق خان، ایم پی اے، پلیز۔ جناب توفیق خان، پلیز۔

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب! زه پوائنټ آف آرډر باندے یوه خبره کووم۔ دلته د اسمبلئ په فلور یوه خبره شوے وه چه پراجیکټ منیجمنټ یونټ، د پی ایم یو په بابت کښې مونږه ونیل چه د هائیکورټ فیصله پکښې راغلے ده او دلته حکومت دا ونیل چه د هائیکورټ فیصله پکښې نه ده راغلے۔ د اسمبلئ په فلور ئے دا خبره کړے وه۔ تاسو پکښې بیا دا رولنګ ورکړے وو چه که چرته داسے وی نو بیا ستاسو استحقاق جوړیږی چه هغه داخل کړئ۔ نو زه د هغے په بابت کښې دا خبره کوومه چه هغے نه پس ئے هم نورکسان اوښکل او د هائیکورټ فیصله، بالکل دوئ اپیل کړے وو، هغوی Dismiss کړی دی، ما سره د هغوی کاپی شته دے۔ زه -----

جناب سپیکر: جی بس تاسو راوسته د هغوی په نوټس کښې، بیا ته چه څه کوے، هغه کوه کنه۔

میاں افتخار حسین: نو ستاسو هغه رولنګ وو، د هغے په بابت کښې چه زه استحقاق ورکړم که څه چل اوکړم؟

جناب سپیکر: زما رولنګ؟ زما خو، دا ستا خپله خوښه ده۔ ته ګوره چه څه شے Breech کیږی، هغه شانتے کوه، ګنی Contempt of Court له ورشه۔ دا رولنګ خو نه دے، رول دے۔ مونږ خو خبرے اوکړو چه داسے قصه ده، دا

هغه اووئیل او هغه دا اووئیل۔ که هغه غلط وئیلے وی، ته اوس پخپله ---

میاں افتخار حسین: مونږه په ریکارډ راوستل چه حکومت غلط وئیلے وو۔

جناب سپیکر: د هغے چه څه طریقه کار وی، بس چه غلط ئے وئیلے وی، د هغے چه څه طریقه کار وی، هغه کوه کنه۔

میاں افتخار حسین: بالکل، پریویلج موشن به زه داخل کړم خو پکار دی چه دوئ ته مو وئیلے وو چه د اسمبلئ په فلور رښتیا خبرے کوی۔

جناب سپیکر: تا باندے څه پابندی خو نشته کنه۔ پابندی دربانده نشته کنه۔ چه داخلوے نو بیا څه رښتیا او دروغ۔ جی، توفیق خان!

جناب توفیق محمد خان: بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! ډیره مننه۔ هسے خو تاسو هم زما خیال دے چه ستړے شوے یئ او ټول داسے زما خیال دے چه (قہقہہ) خو څه خیر کوشش به کوو۔ محترم سپیکر صاحب! څنګه چه عدیل حاجی صاحب، د ضمنی بجټ متعلق کوم ټیکنیکلټی دی، په هغے باندے ډیر په تفصیل سره خبره اوکړه او دے نه مخکښ محترم سپیکر صاحب چه د مالی سال د پاره کوم فاضل بجټ پیش شوے وو، زما په خیال دا د ضمنی بجټ پیش کیدل، د هغے نفی ده۔ دغه فاضل بجټ چه کوم پیش شوے وو، دا غیر متوازن وو، د خسارے بجټ وو، روایتی بجټ وو نو د هغے د پاره ضمنی بجټ پیش شو۔ که چرے دغه د منافع بجټ وے او متوازن بجټ وے نو بیا د ضمنی بجټ پیش کیدلو ضرورت نه وو۔ دا خو د هغے هغه نفی شوه۔ محترم سپیکر صاحب! په ټیکنیکلټی کښ نه خم ځکه چه عدیل حاجی صاحب په دے باندے ډیر په تفصیل سره خبره کړے ده۔ بیا د ضمنی بجټ سره فوراً فنانشل بل راوستو اسمبلئ ته، نو د هغے هغه حشر خو تاسو اولیدو چه هغے کښ کوم کوم هغه غریبانو سره امداد شوے دے محترم سپیکر صاحب۔ فنانس منسټر په خپل تقریر کښ اووئیل چه "قوم کے ساتھ جو ہماری Commitment ہے، اس کو پورا کریں گے۔ قوم کے بدن پر جو زخم ہے، اسے اور نہیں چھیڑنا چاہتے۔ اس ملک میں Dynamic تبدیلی ہماری حکومت کی وجہ سے آئی ہے۔" محترم سپیکر صاحب! زما په خیال دا Dynamic تبدیلی چه

کومه ده، دوئ اوونیل چه زمونږ په وجه دے ملک کښ راغلے ده، یعنی د مسلم لیګ د حکومت په وجه راغلے ده نو د هغے نفی خو ظاهر شاه خان اوکړه، زما په خیال زه هغه دوباره وئیل نه غواړم۔ محترم سپیکر صاحب! زمونږه په دے ملک کښ چه کوم اهم وسائل دی، کوم باندے چه د دے ملک معیشت دے، چه کوم د دے صوبے پختونخوا Back bone دے نو هغه زراعت دے، هغه ایریګیشن دے، هغه بجلی ده، هائیډل جنریشن دے محترم سپیکر صاحب۔ د هغے د پاره په دے موجوده بجټ کښ لکه څنګه چه عدیل حاجی صاحب اوونیل چه دا Ignore شوی دی۔ جنګلات دی، معدنیات دی، زمونږ د ملک د معیشت د پاره دا ډیر اهم دی چه د دے د پاره په دے کښ پیسے ایښودے شوے وے، په دغه کښ کارونه شوے وے محترم سپیکر صاحب، نو هغه Ignore شوی دی۔ هغه د بجلئ متعلق پکار دا وه۔ د ګومل زام متعلق دوئ وئیلے وو چه دا به مونږ جوړوو۔ فنانس منسټر صاحب وئیلے وو۔ د هغے د پاره پیسے نشته کماحقه، چه کومے پیسے دی نو هغه هم داسے دی لکه د بجلئ رائلټی ده محترم سپیکر صاحب، نو هغه داسے ده چه هغوی وائی چه دا متوقع ده۔ متوقع ده، ضروری خبره نه ده چه دا هغوی ته ملاؤ شی۔ د 1997 نه واخلئ تر 1998-99 پورے او 2000 شروع کیدو والا دے محترم سپیکر صاحب، دوئ د مونږ ته اووائی چه د بجلئ دے رائلټی کښ څومره پیسے زمونږ دے صوبے ته ملاؤ شوے دی؟ د دے نه علاوه چه د اے جی این قاضی فارمولے مطابق، د آئین مطابق څومره حق زمونږ کیږی، د صوبو د فیډرل ګورنمنټ نه، مونږ ته به دوئ دا اوښائی چه څومره پیسے پکښ مونږ ته ملاؤ شوے دی؟ محترم سپیکر صاحب! تر اوسه پورے هیڅ قسم مونږ ته پیسے نه دی ملاؤ شی او نه دوئ سره د دے متعلق څه وعده شوے ده چه دا به مونږ ورکړو۔ په دے وجه باندے چه دا څومره ضمنی بجټ پیش شوے دے، هغه فاضل بجټ چه کوم وو، فاضل بجټ، هغه خو بالکل داسے وو لکه یو کارتوس چه اوچلوے او توقه پاتے شی۔ او دا ضمنی ورپسے پیش کړو چه خالی توقه کښ مونږ بارود واچوو او دے باندے ډز اوکړو خو بارود به راله د کوم خائے نه راوړی محترم سپیکر صاحب؟ نو دواړه بجټ داسے دی

چه غیر متوقع دی او غیر موثر دی محترم سپیکر صاحب۔ زه به دا اووایمه چه زمونږ د پښتونخوا د عوامو، د غریبانانو، د کاشتکارانو، د دهقانانو، د محنت کشو بدقسمتی دا ده چه مونږ له خدائے پاک یو داسے حکومت راکړے دے چه ډیر لوئے مینډیټ ورته ملاؤ شوے دے او ډیرے لوئے وعدے ئے خلقو سره کړی دی، اوس هم چه په سټیج باندے اودریږی نو ډیرے لوئے لوئے وعدے کوی، خو د هغے زه دوئ نه دا تپوس کوومه چه هغه Dynamic changes چه فنانس منسټر صاحب اوونیل، د 1997 نه واخلئ تر دے 1999 پورے مونږ ته پکښ یو خو اوښایئ۔ که چرته شوے وی نو په مانسهره کښ به شوے وی، په گلیاتو کښ به شوے وی۔ روډز راته اوښایئ۔ په خنګلاتو کښ څه ترقی تاسو اوکړه، د معدنیاتو د پاره مو څه اوکړل، کارخانے مو څومره نوے شروع کړے، د زراعت د پاره مو څه اوکړل، هغه بندے کارخانے چه کومے دی، په هغے کښ څومره بندے شوے، څومره مو کهلاؤ کړے؟ د زراعت د پاره چرته هغه انګریزانو مهربانی کړے وه په دے ملک کښ نهرونو ئے راله آرت کړے وو، په هغے باندے مو هغه صوابی سکارپ راوستو او هغه مو دومره خراب کړل چه هغه شته نهرونو مو راله، چرته یو نهر مو کړے دے؟ چرته د نهر یو سړک مو پوخ کړے دے؟ چرته مین روډونه تاسو راوستے دی؟ د کاټلنګ، زمونږ ملاکنډ روډ اوګورئ، د چارسدے روډ اوګورئ، ستاسو روډونو باندے هم زه تلے یم، ستاسو څه حال دے؟ د نوښار روډ ته اوګورئ، هغه دیهاتو ته خو به نه خو، چرته خو د دوئ مونږ ته اووئی کنه چه مونږه دا کار کړے دے بغیر د مانسهرے نه۔ د مانکی روډ دے، دا طارق خان راته وانی، په ټول پښتونخوا کښ بغیر د مانسهرے نه او زمونږ د فنانس مسنټر د کلی د سړک نه بغیر زما په خیال باندے چه بل ځائے کښ هډو کار نه دے شوے۔ محترم سپیکر صاحب! د Cane cess پیسے وے اووه، اته کروړه، نهه کروړه روپئ، دا به زمونږ حاجی صاحب ته پته وی چه څومره جمع شوے وے، دلته چه څومره اے ډی پی جوړ شوے دے محترم سپیکر صاحب، هغه په چیف منسټر ډائریکټیو باندے جوړ شوے دے، خدائے پاک ګواه دے، تاسو ئے اوګورئ، دا اے ډی پی

راوخلئ، ټول چه څومره دی یا د 1997 نه واخلئ تر اوسه پورے چه څومره کارونه شوی دی، د سی ایم په ډائریکټیو باندے کیږی۔ نو یا خو د دا مونږ ته اووائی چه مونږ دا دومره کتابونه چهاپ کړل، دے عدیل حاجی صاحب شپږ گهنټے سټډی اوکړه، زما په خیال باندے خو دا یو کتاب چهاپ کول پکار وو، دا چه څومره کتابونه چهاپ شوی دی چه مونږ له ئے دلته راوړے دی چه خر نه شو اوړلے نو زما په خیال باندے محترم سپیکر صاحب، دا یو کتاب حاجی عدیل صاحب له پکار وو، مونږ له خو دا نه وو پکار، دا پیسے په کروړونو، په لکهونو روپئ چه خرچ کیږی، دا چرته یتیم خانے له ورکول پکار وو، چرته هسپتال له ورکول پکار وو، چرته زراعت له ورکول پکار وو، چرته هینډ پمپونه پرے ویسټل پکار وو، ایریگیشن له پرے وده ورکول پکار وو، دا په کروړونو روپئ هسے ضائع کیږی محترم سپیکر صاحب، خکه چه دغه کتابونه خدائے پاک گواه دے، نه ما کتلی دی، نه ئے دوئ گوری، یو منسټر نه دی کتلے، زما خیال دے چه دے فنانس منسټر صاحب خدائے پاک شته که ئے Touch کړے وی۔ نه ئے دی کتلے بالکل، دغه تقریر ئے راخستے دے او هغه تقریر ئے ونیلے دے، خدائے پاک شته که ترے خبر دے۔ گنی پکار ده، اصولاً دا پکار دی چه کله اے ډی پی جوړیږی، چه کله بجټ جوړیږی چه هم د اپوزیشن ممبران او هم د گونمنټ ممبران هغه پی اینډ ډی والا راوغواړی، هغوی کښینوی، هغوی سره خبره اوکړی، د هغوی پرابلم معلوم کړی۔ هغے کښ بیا اوگوری چه کوم اهم دے، کوم اهم نه دے۔ زمونږ وسائل څومره دی، مونږ څومره ورکولے شو، مونږ څومره نه شو ورکولے، د کوم مد نه مونږ ته پیسے راتلونکی دی، لکه څنگه چه دوئ وانی چه "متوقع ہے" نو دا "متوقع ہے" څنگه متوقع ہے؟ د 1997 نه واخلئ 2000 شروع کیدو والا دے، مونږ ته یو پیسه ملاؤ نه شوه۔ که مونږ ورته وایو چه مونږ اپوزیشن درسره ملگرتیا کوؤ، مونږ درسره خو فیډرل گورنمنټ، نوازشریف صاحب ته چه ولے مونږ ته دا خپل حق نه ملاؤیږی؟ نو هغه بیا وانی دا خو د ملک د سالمیت خطره ده، دا سالمیت ته خطره ده او دا غلطے خبرے دی۔ دا چه کوم دے، په دے ملک دا بغاوت جوړیږی او د دے نه ملک

ته خطره ده۔ محترم سپیکر صاحب! عجیبه غوندے دستور دے۔ مونږ چه دلته راغلے یو، که د اپوزیشن ممبر دے، زما رور دے، که د ګورنمنټ ممبر دے، زما رور دے، مونږ له ووټ راکړے دے، زمونږ انتخاب نه دے شوے مونږ خو الیکشن شوے دے او په الیکشن راغلے یو او دوئ هم د خپلو خلقو سره وعدے کړے دی، دوئ خپل منشور خلقو ته پیش کړے دے نو زه دوئ نه دا تپوس کووم، دا دوه نیم کاله اوشو، تاسو ډیر زر به انشاء الله تعالیٰ چه دے قوم ته ورمخامخ کیږئ، تاسو به د هغوی نه د ووټ تپوس کوئ تاسو به ورځئ نو تاسو به ورته څنګه وایئ، په کومه خله به ورته وایئ چه مونږ تاسو له دا کړی دی، Dynamic changes مونږ راوستل؟ نو زه خو په انګریزئ ډیر نه پوهیږمه، ساده غوندے سړے یمه خو زه نه پوهیږمه چه دا Dynamic changes د کوم خائے نه راغلل او کوم شے دے؟ ما ته خو د یو اوښانی دوئ؟ خدائے ګواه دے سپیکر صاحب، چه په ملاکنډ روډ باندے تاسو روان شئ، تر د کالام پورے ځئ نو چه کومے کندے پکښې جوړے شوے دی نو تاسو به وایئ چه چرته ټینګ پرے تلے دے یا پرے چرته بم غورزیدلے دے۔ په هغے کښې دوئ لګی او خاورے پکښې اچوی۔ ښومره د شرم خبره ده چه دوئ لګی او د نالئ نه خاوره راخلی او په خاوره نے بندوی۔ محترم سپیکر صاحب! د سیاحت روډ دے۔ یو منټ ما له راکړئ۔ معافی غواړم، زمونږه نمبر ډیر کم راځی۔ محترم سپیکر صاحب! زما د کاټلنګ روډ وو، ما په هغے کال اټینشن نوټس داخل کړے وو۔ د کاټلنګ نه واخلئ، د فرش نه واخلئ تر ټینګرګلئ پورے چه دا د سنګاؤ په غر باندے اوړی، محترم سپیکر صاحب، دا ډیره اهمه خبره ده او دے حکومت ته نے وایم۔ بونیر ته ځئ، بونیر ته کوزیږئ، دغه تقریباً دوه کلومیټره سړک دے او دوه ضلعے په هغے باندے Connect کیږی۔ په هغے کښې دغه غر ټول شلور کلومیټره نه دے۔ ملاکنډ روډ چه دے، پندره کلومیټر به تاسو غر کراس کوئ او ارباب سکندر د خدائے پاک اوبخښی، مفتی صاحب چه کله وزیر اعلیٰ وو په منه وخت کښې دے له پیسے منظورے شوے وے، یو کلومیټر پرے کار شوے دے۔ بیا د98-1997 په اے ډی پی کښې دا شامل وو چه

دا به مونږه کوو خو پیسے نے نه وے ورکړے، د پیسو Allocation نه وو شوے۔ په 1998-99 کښ نے ونیل چه پیسے به ورله ورکوو، په 1998-99 کښ نے ترے اویستے او ما سره د دے اسمبلئ په فلور باندے یوسف ایوب صاحب وعده کړے وه چه په راتلونکی اے ډی پی کښ به نے شامل کوو۔ محترم سپیکر صاحب! 1999-2000 کښ نے بیا نه دے راوستے۔ وائی چه اتهاره پلونه پکښ مونږه راوستی دی۔ محترم سپیکر صاحب! کوم پل پکښ راغلے دے او کوم پل له نے پیسے ورکړی دی؟ محترم سپیکر صاحب! ما یو کال اټینشن مخکښے داخل کړے وو او ما ونیلی هم وو چه زمونږه په حلقه کښ، د افتخار مهمند حلقه ده او زما نه ده، د افتخار مهمند حلقه ده، په هغے باندے درے پلونه دی۔ یو سید آباد سره په کلپانړئ باندے دے او یو په بگیاړے باندے دے، د سید آباد نه مخکښے یو د گوجر گړهئ نه غز کلی، هغه هم په کلپانړئ او بگیاړے دواړه یو خائے شوی دی او شوی دی۔ محترم سپیکر صاحب! د میر افضل په وخت کښ په هغه یو یو پل باندے یو یو کروړ روپئ لګیدلی دی۔ ایک ایک کروړ روپئ په هغه یو یو پل باندے لګیدلی دی۔ زه دوئ ته وایم چه دا Dynamic changes تاسو راوستل؟ د هغے د هغه پشتے ډنگ والی د پاره خو یو دوه لکهه روپئ کیدے کنه۔ هغه پلونه، که دا سیلاب په اگست کښ راغے نو سړک به کټ شی او ما یوسف ایوب صاحب ته ونیلے دی چه مهربانی اوکړه چه ته راخے نو راشه، اوگوره یو پوټے۔ افتخار خان سره د مراسم ډیر ښه دی، د چیف منسټر صاحب مراسم ورسره ډیر ښه دی، پکار دا دی چه افتخار خان راوله کنه۔ راوله او اوښایه ورته کنه مسلمانه۔ زما بدقسمتی دا ده محترم سپیکر صاحب، چه زه په دغه خم راخم - چه کوم خانے کښ، دا زمونږه بدقسمتی ده کنه چه چا له دغه چل ورځی (قهقهے) څوک ورنیزدے کیدے شی (تالیاں) محترم سپیکر صاحب! خدائے گواه دے، حقه خبره به کووم، گوره دا اسمبلی ده او حقه خبره به کووم، حقه قطعاً نه دی پټول پکار۔ په ټیلیفون د چا رسائی کیږی، هسے ورسره کیږی، په خندا باندے نے کیږی، زه نه پوهیږم نو هغوی نه خو تعمیروطن پروگرام کښ هم فنډ ملاویږی، په دسټرکټ کونسل کښ هم ملاویږی۔ د هغوی د

پاره خو هرڅه درياب دی او که څوک اصولی خلق وی او اصولی د دے پاره، په اسلام کښې دا نشته چه ته حکومت ته لاړے نو په دے کښې به ته فرق کوے۔ اسلام ته چه ته لاړے او دا د اسلام دعویدار چه دلته ناست دی او بیا هغه مشر زمونږه نواز شریف صاحب چه هر وخت چغے وهی، هغے کښې دا دی چه ته حکومت ته لاړے نو ته به د هر یو سړی حق ورکوے۔ هغه که ستا دشمن هم دے، ته به هغه له خپل حق برابر ورکوے۔ هغے کښې به فرق نه کوے۔ په هغے کښې به د مراسمو خبره نه وی۔ په هغے کښې به د ټیلیفون خبره نه وی۔ په هغے کښې به د ماسخوتن د ملاویدو خبره نه وی۔ (قہقہے - تالیاں)

محترم سپیکر صاحب! زه نه پوهیږم قسم په خدائے دے۔ زه خو حیران یم چه آخر دا څه قصه ده؟ ما یوسف ایوب صاحب ته دلته په دے اوونیل، ما سره ئے وعده اوکړه چه زه به دلته کښې په دے فلور باندے ښایم چه چا له مونږه د ډسټرکټ کونسل څومره فنډ ورکړے دے۔ مونږه په تعمیروطن کښې څومره ورکړے دے۔ ما وئیل چه کم از کم د پښتونخوا دے ټولو خلقو ته، زمونږه ووټرانو ته، خونیندو مانیندو ته، مزدورانو ته، کسانانو ته پته اولګی چه کوم ممبر ته څومره فنډ ملاؤ شوے دے او بیا د هغه ممبر محاسبه به هغه ووټران کوی۔ دا تپوس به ترے کوی د هغه ممبر نه چه تا ته په کومه کهاته کښې دا فنډ ملاؤ شوے دے؟ آخر څه وجه ده چه دے بل ممبر ته نه دے ملاؤ، تا کښې څه چل دے؟ ته ئے د تروړے خونے یے، د ماما خونے یے، د کاکا خوئے یے، څه رشته ئے ده تا سره د هغه؟ محترم سپیکر صاحب! ډیر افسوس دے، ډیر افسوس دے، زه دومره وایم دوئ ته چه مهربانی اوکړئ چه څه وایئ، په هغے عمل اوکړئ۔ په زرعی ټیکس باندے مونږه خبره اوکړه۔

محترم سپیکر صاحب! د ټوبیکو په سس باندے ما خبره اوکړه۔ زه دے ګدون حاجی صاحب ته خبره کووم څکه چه دے د صوابئ دے او صوابئ او بونیر کښې Cash crop تمباکو دے حاجی صاحب، واوره ګورے او زه هغه بله ورځ ټوبیکو بورډ ته تلے یم، چیئرمین سره م خبره کړے ده۔ کمپنو والا وائی چه بهتی زمونږه سر کښې ډز نه دے شوے۔ دا روپئ مونږه مخکښے اخسته۔ روپئ تاسو مخکښے حاجی صاحب، اخستے او هغه روپئ د سس

چه کوم ده، هغے باندے تاسو ټوبیکو بورډ چلوئ۔ ټوبیکو بورډ له فیډرل گورنمنټ زما نه شپاړس سوه کروړه روپئ اُوړی، ولے ورله نه ورکوی؟ اودریږه سپیکر صاحب، دا اهم خبره ده۔ یو روپئ زما نه په کلو نے مخکښے اخسته۔ په هغے باندے پی ټی بی (پاکستان ټوبیکو بورډ) چه دا د فنانس منسټرئ لاندے راخی، یوه پیسه ورله فیډرل گورنمنټ نه ورکوی، یو پیسه۔ زما نه شپاړس سوه کروړه پیسے سنټرل ایکسائز ډیوټی خی۔ ما له پکښ یو روپئ او پیسه هم نه راکوی۔ دوه روپئ راباندے دے پراونشل گورنمنټ مهربانی اوکړه خکه چه دوئ په غریب ډیر مئین دی۔ دوئ د غریب سره ډیره مرسته کوی۔ د کسان، د دهقان او د باغوان سره دوئ مرسته کوی نو دوه راباندے دوئ اولگوله نو درے روپئ شوه محترم سپیکر صاحب۔ چه یو زمیندار، ما هغه بله ورخ هم ونیلی وو چه دوه زره کلو گرام پیدا کړی نو شپږ زره روپئ خو د هغه نه لاړے۔ نو چه شپږ زره د هغه نه لاړے شی نو هغه بدبخته بیا څه کوی، هغه بیا زمینداری د څه د پاره کوی؟ تمباکو څه له کَری؟ تمباکو ډیر Cash crop دے د دے صوبے، د پختونخوا او دلته کارخانے دی۔ دا د یو سازش لاندے دا پروگرام شروع دے، هغوی Discourage کوی هغه کارخانے۔ دا نے کوشش دے چه دا کارخانے د دے خانے نه لاړے شی او پنجاب ته لاړے شی۔ دا د یو سازش لاندے دا پروگرام شروع دے۔ یو خوا به زمیندار خراب کړی، یو خو به هغه کاشتکار خراب کړی، هغه طبقه به خراب کړی۔ دا د کارخانه دارو یو سازش دے، ورسره دے کښ گورنمنټ Involve دے۔ خکه چه غریب کاشتکار یا زمیندار ښه شی نو هغه بیا به نن راپاسی او بیا به هغه الیکشن کوی او الیکشن ته به اودریږی۔ نو دوئ دا نه غواړی چه هغه د پیسے اوگټی۔ محترم سپیکر صاحب! دا تاسو ټلئ وهئ او وخت هم آخری دے، ما مخکښے نه وئیلے دی، ډیره بدقسمتی زما دا ده چه په آخر وخت کښ راغلم۔ زه دوئ ته دا وایم چه مهربانی اوکړئ چه کومے وعدے کوئ، په ضمنی بجټ کښ چه مو کومے پیسے ایښودی دی لکه د بجلئ د پاره، دے بجلئ د پاره اوسه پورے یو پیسه دوئ ورنکړه۔ بجلئ اهمه محکمه ده۔ نه فیډرل گورنمنټ ورکړه او نه

پراونشل گورنمنټ ورکړه۔ پکار دا دي چه داسے کارونه اوکړئ چه په هغے باندے دا ملک آبادیږی او د غریب او د کسان او د دهقان او هغه ته پرے ښیگړه رسی۔ داسے مهربانی اوکړئ۔ نو زه ډیره معافی غواړم، که د چاول آزاری شوی وی خو مهربانی اوکړئ، داسے کار اوکړئ چه غریب ته ئے فائده اورسی۔ زه عرض کووم سپیکر صاحب، د دے بجټ مثال د چړک دے --- ---

جناب سپیکر: ختم ئے کړی او بیا پرے راؤ دانگی۔ هلته هغه یو کس پاتے دے۔

جناب توفیق محمد خان: اودریږه جی، بس خیر دے وایم۔ دا درته خبره کووم آخری۔ د دے ضمنی بجټ، د دے مالی بجټ مثال د داسے چړک دے چه هغه په فارم کښې سپین سپین ښکاری ښکلے او یا په ډیران گرځی، خلق ورته په طمع وی چه که حلال مو کړو نو څنگه به وی؟ خو چه حلال ئے کړی نو هیڅ هم نه وی، تشرمجوس وی۔ دا هغه بجټ دے، ضمنی هم هغه دے۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Sher Zaman Sher, MPA, please.

جناب شیر زمان شیر: جناب محترم سپیکر صاحب! ستاسو په مهربانئ باندے به زما لس منټه ټائم وی نو زما په دے ضمنی بجټ باندے دومره عبور نشته نو په دے کښې زه شلور منټه طاؤس خان صاحب ته ورکوم، درے منټه عمر خان کاکا ته او دا درے منټه ټائم به زه واخلم ستاسو په مهربانئ باندے۔ محترم جناب سپیکر صاحب! په ضمنی بجټ باندے زمونږه محترم رونړو ډیر په ښه تفصیل سره بحث مباحثه اوکړه۔ زما یو دوه درے تجویزونه دی۔ د ټوبیکو متعلق مے یوه خبره ده او څه لږ غوندے پکښې صفت هم شته، دغه به اوکړم او دا نور ټائم به دوئ له ورکړم۔ محترم جناب سپیکر صاحب! ترکومے چه زمونږه صوبائی حکومت، زراعت له د صنعت درجه نه وی ورکړے او زراعت ته ئے په ښه سترگه نه وی کتلے نو تر هغے پورے زمونږه دا صوبه د ترقئ په لار نه شی روانیدے۔ زراعت له د د صنعت درجه ورکړی او دے زراعت ته دے په ښه سترگه اوگوری۔ مخکښے زمونږه میټنگ وو، په هغے

کښ مو دا تجویز پیش کړو او وخت په وخت مو ونیلے دی چه کم سے کم دے ورړو زمیندارو له، لویو زمیندارو، کم سے کم دا ډیزلی پمپونه خو په لویه پیمانه باندے په اے ډی پی کښ کیږئ۔ دا مو یو تجویز پیش کړے وو او اوس هم دا تجویز دے چه د زراعت د ترقئ د پاره ډیزلی پمپونه په ډیره پیمانه باندے کیږی چه دے سره زراعت ترقی اوکړی۔ بل د ډیزلی پمپونو نه علاوه، نن په اخبار کښ یو بیان راغلے دے د پنجاب د کسان بورډ د صدر چه کم سے کم تاسو، د ضلع په سطح باندے د غنمو په اوړو او راوړو باندے پابندی لګولے ده نو بیا د کارخانو په دے دغه باندے هم پابندی اولګوئ یا به در لر کوئ چه د یوے ضلع نه بلے له ځی یا د کارخانو دا کوم مال چه تیاریږی نو په دے هم پابندی اولګوئ۔ بس چه کومه ضلع کښ تیاریږی نو په هغه ضلع کښ د پاتے کیږی۔ نو دغه هم یو ښه دغه دے چه په دے باندے هیڅ څه پابندی کم سے کم نه ده پکار۔ د زمیندار شے دے، هغه به ئے د خپل فائدے ځائے له اوړی لکه څنګه چه دوئ د خپل کارخانے شے د فائدے ځائے له اوړی۔ داسے به زمیندار هم هغه خپل غنم یا هر یو څیز چه دے نو هغه به د فائدے ځائے له اوړی۔ محترم جناب سپیکر صاحب! د ټوبیکو بورډ متعلق خبره به اوکړم چه توفیق کاکا خبره اوکړه چه ټوبیکو بورډ زمونږه د پاره، په ټوبیکو باندے زمونږه صوبائی خرچ کیږی۔ دا تمباکو دلته صوبه پیدا کوی۔ دا ما مخکښے خل هم ونیلی وو چه په ټوبیکو بورډ کښ خو د بلوچستان ممبر شته، د سنده ممبر شته، د پنجاب ممبر شته، د صوبه سرحد ممبر شته، زمونږه هلته د هغوی د وریژو او د پلوچے په بورډ کښ زمونږه ممبر نشته۔ ولے نشته؟ تمباکو مونږه دلته پیدا کوو ته خو مونږه له دلته د سنده نه، د بلوچستان نه، د پنجاب نه ممبر را لیږے زما هلته ممبر نشته۔ کم سے کم د صوبه سرحد ممبر د پلوچے په بورډ کښ، د وریژو په بورډ کښ، دا نور چه کوم بورډونه دی هلته، زما خو دلته دا یو بورډ دے او په دے کښ ستا ممبران پوره دی، څومره چه د صوبه سرحد دی، دومره ستا دی بلکه د هغوی هغه چه دی، ټوبیکو بورډ هم د هغوی خیال ساتی، هغوی له مراعات هم ډیر دی او دلته د دے ځائے کوم ممبران چه دی، ټوبیکو بورډ هم د هغوی هیڅ څه خیال ته ساتی۔ د

1985 په اسمبلئ کښ په ريکارډ دی چه ما مخکښے د ټوبيکو بورډ متعلق قرارداد پيش کړے وو چه مونږه، صوبائی اسمبلی، مرکزی حکومت ته دا سفارش کوؤ چه د خدائے د پاره مونږه د دے ټوبيکو بورډ نه خلاص کړئ خکه چه ټوبيکو بورډ د زميندار تحفظ اونکړو۔ ټوبيکو بورډ تحفظ چه کوئ، د کارخانه دار کوی۔ د کارخانه دار خبره دا ده، زما په يادو کښ زه ماشوم ووم، دا کارخانو والا په يو يو تمبو کښ راغلی وو، د يو يو تمبو د لاندے به دوئ لس لس بنډلے، شل شل بنډلے اخستے، د ټرک کرايه به هم ورسره نه وه۔ نن د هغوی کارخانے اوګورئ۔ د پاکستان ټوبيکو کارخانے اوګورئ، د ليکسن اوګورئ، د بل اوګورئ لکه د ټولو، که هغه مونږه دلته کښ په مقامی سطح باندے هم چا روانے کړے دی، د هغوی کارخانے اوګورئ۔ د زميندار حالات چه دی، هغه د هغے نه خراب شول۔ ټوبيکو بورډ د زميندار د تحفظ د پاره هيڅ اونکړل۔ نه ئے په بهرملک کښ منډئ پيدا کړه، نه ئے بل څه اوکړو۔ بس صرف او صرف غټے تنخواګانے، ښه ګاډی، دا ئے واخستل او د دے زميندار په سَر باندے ئے بورډ دے۔ زه دے خپلو رونړو ته دا خواست کوم چه کم سے کم د دے ټوبيکو بورډ د پاره، خکه چه دا ټوبيکو بورډ نه وو، د زميندار حالات ښه وو۔ اوس ټوبيکو بورډ د زميندار په سَر ناست دے چه څه ورته دا کمپنئ وائی، هم هغه کوی۔ د هغوی نه بالکل، خکه د زميندار به څه واوری، زما به څه واوری، بل زما د يو غريب رور به څه واوری؟ تاسو يقين اوساتئ، زه يو غريب کمزورے زميندار يم، زما خپل پينځه شپږ بټهئ وے، ما د دے لاسه، ما نورو خلقو ته اوونيل او تاسو يقين اوساتئ چه زميندار په دے مجبوره شو چه د اوس نه ئے سوچ شروع کړو او د دے د پاره زميندار راروانے مرحلے کښ، راروان کال له يو Agitation چلوی، يو پروګرام چلوی چه تمباکو بس کوی۔ هغوی وائی مونږه دا حکومت ته ښايو چه دا مونږه تاسو له اربونه روپئ ايکسائز ډيوټی درکوؤ، دے کارخانو ته مونږه دا ښايو چه ستاسو دا کارخانے چه دی، ستاسو دا مزے چه دی، دا د دے غريب زميندار په سَر باندے دی۔ هغوی يو پروګرام شروع کوی، انشاء الله دغه پروګرام کښ مونږه به

ورسره یو چه د راروان کال نه هغوی تمباکو بس کول شروع کوی او نور فصلونه کَرل شروع کوی۔ تمباکو بس کوی، مونږه هم ورسره یو۔ مونږه هم وایو چه کم سے کم څلور، پینځه کاله دا تمباکو بس کړئ چه حکومت ته سم پته اولګی چه هغه آمدن څه شو؟ دے کارخانو ته هم پته اولګی چه یره که زمونږه خو څه مزے وے، د دے تمباکو د بوټی په سَر باندے وے۔ د هغے هیڅ څه تحفظ نشته۔ ما اوریدلے دی، پخپله مے نه دی لیدلے، په انډیا کښې یو بوټے تمباکو څوک سوا نه شی کَرلے۔ دوئ ایګریمنټ کله ورکوی؟ دوئ ایګریمنټ هله ورکوی چه تمباکو دومره دومره شی۔ پکار دا وه چه دوئ ایګریمنټ په وخت ورکولے۔ د بوزغلی په وخت کښې ئے ورکولے او دا ئے ورسره وئیلے چه مونږه به آزاده یوه پانړه نه اخلو۔ کله چه د دوئ ضرورت وی، دوئ بیا دے زمیندارو پسے بهتو له دننه ځی او منتونه ورته کوی، په پښو ورله پروځی۔ دا یوه ټانګه را روانه وه، یوه ریړه وه، بره پرے بورئ پرتے وے، د پاکستان ټوبیکو سپروائزرز ورله مخے ته شول او منتونه او زیره ورله نیسی، په هغے ریړه کښې واوره ده، هغوی وائی ګنی دا بنډلے پرتے دی، منتونه ورته کوی چه دا پاکستان ټوبیکو له یوځئ۔ تمبا کو کم وو، هغوی چه ډیر منتونه کړی دی نو هغه ورته وئیل چه روره دا خو ما باندے دغه خرابیږی او هلته زما ټائم دے، وئیل ئے چه دا څه دی؟ هغه اووئیل چه دا واوره ده نو هغوی اووئیل چه ښه، مونږ وئیل چه بنډلے په دے ریړه کښې پرتے دی۔ نو چه د دوئ ضرورت وی خو بیا دا کار کوی۔ سکال یو ذره کاشت سِوا دے، دا د دوئ په غلطئ سِوا دے، سکال دوئ هغے له قِسما قسم بهانے کوری۔ محترم جناب سپیکر! ستاسو په حواله باندے او تاسو ته خواست کوم چه د دے غریبو زمیندارو په حال باندے خاصکر اوس په هغوی باندے ډیر مصیبت راروان دے، دے ټوبیکو بورډ ته وئیل غواړی چه دے کمپنو ته اووائی چه یوه پانړه به نه دغه کوئ، په صحیح قیمت، دا هم نه چه یره هسے مفت، نه په صحیح قیمت به ترے اخلئ۔ بل محترم جناب سپیکر صاحب، د ټوبیکو بورډ دے کار کردګئ ته اوګورئ، د غریبو زمیندارو، څه کمپنو سره د دوو کالو، د دریو کالو پیسے، قرضه ده، هغه

پیسے هغه کمپنئ نه ورکوی۔ هیڅ څه بندوبست نشته چه حکومت د هغے غریبو زمیندارو هغه پیسے د هغه کمپنو نه واخلی او دے غریبو زمیندارو له ئے ورکړی چه دوئ پرے څه اوکړی۔ محترم جناب سپیکر صاحب! دا ټوبیکو سس چه دوئ اخلی، زما خو دا خواست دے چه د کومے ضلعے نه ټوبیکو سس اخستے شی نو هغه ټوبیکو سس د هم په هغه ضلع باندے لګی۔ هغه ټوبیکو سس چه دے، حالانکه زیاتے دے دوه روپئ، دا د زمیندار نه اوخی خو هغه ټوبیکو سس چه په هغه ضلع باندے لګی۔ کم سے کم دغه خو به یو ضلعے له یوه فائده وی کنه چه په هغه ضلعه باندے لګی۔ محترم جناب سپیکر صاحب! زه د ــــــــــ

جناب سپیکر: شیر زمان شیر خان ګهړئ لږه Slow ده، زما خیال دے۔

جناب شیر زمان شیر: ټهیک شوه جی محترم جناب سپیکر صاحب، زه به هغوی له خپل ټائم ورکومه۔ ستاسو په اجازت باندے زه به یو ذره غونډے صفت اوکړمه۔ زمونږه ضلع صوابئ کښ، پیهور هائی لیول کینال دے، فنډز ئے اینبودی دی، مونږه د هغے مننه کوو۔ ورسره دغه شانته تحصیل هیډکوارټر هسپتال لاهور د منظورئ د پاره په اے ډی پی کښ ئے پیسے اینبودی دی، د هغے هم مننه کوو۔ ضلعی هیډ کوارټر هسپتال له ئے فنډز مختص کړی دی، د هغے هم مننه کوو۔ د بوائز کالج ئے منظور کړے دے، د هغے هم مننه کوو۔ دغه شان نور سکولونو له، روډونو له پیسے کیښودے شوی دی، د هغے مننه کوو خو یو خواست ورسره بل هم کوو چه په کریش پروګرام کښ زمونږه، کم سے کم زه به د خپلے حلقے اووایم، ما ته د نورے ضلع پته نشته، په کریش پروګرام کښ زما په حلقه کښ یو فرلانګ سړک هم نشته، نو د دغے متعلق به اووایم چه یره دغه د اوکړی - که څه ګنجائش وی نو ما له د په کریش کښ څه راکړی۔ بل جی د 91-1990 د بجلئ ورکس چه کوم شوی دی، هغه وخت کښ سینیټرانو صاحبانو یا وزیر اعلیٰ صاحب د هغه وخت خدائے د ئے اوبخښی ټولو مسلمانو سره، هغوی مونږ له څه بجلئ څه ستنے راکړے وے هغه څه تقریباً زمونږه په حلقے کښ شوی دی، هغه دغسے ستنے ولاړے دی په چا تارونه شته، ټرانسفارمر

نشته، په چا تار نشته، چرته ستنے دغسے ملاستے پرتے دی نو کم از کم د دے شه بندوبست داوکړی۔ واسلام۔

Mr . Speaker: The Sitting is adjourned and we will re-assemble tomorrow at 9.30 a.m, day after tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس پیر 28.6.99 جون 1999 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)